بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہ نزل احسن الحدیث (القرآن)

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 46

۸ تا ۱۴ شعبان ۱۴۳۶ھ 29 مئی تا 4 جون 2015ء

شمارہ: 21

دہشت گردی وفرقہ واریت مسلم معاشروں کے لیے زہر قاتل ہیں

پروفیسر ڈاکٹر ولید العلی (خطیب شاہی مسجد کویت)

منافقین، امت مسلمہ کے لیے شدید خطرہ بن چکے ہیں۔

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (MNA)

سلفی دعوت قرآن وسنت سے عبارت!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- جائز وصیت کا نفاذ.....؟!
- اجنبی عورت سے بات چیت.....؟!
- نکاح کے لیے ایجاب وقبول.....؟!

اسلام دہشت گردی کا نہیں، امن وسلامتی کا دین!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد رحمہ اللہ

حقوق اللہ اور حقوق العباد

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝﴾ (النساء)

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور احسان والا رویہ رکھو اور رشتہ، یتیموں، مسکینوں، قرابت دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں کے ساتھ اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور جن کے تم مالک ہو ان سب سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتے۔''

اللہ کی بندگی اور اطاعت' دین کی اساس جبکہ شرک گمراہی کی بنیاد اور اساس ہے۔ آیت مذکورہ میں بھی اسی گناہ سے دور رہنے اور صرف اللہ کی بندگی اور اطاعت میں رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو اس انسان کے خالق ہیں اور دنیا کی بیش بہا نعمتوں میں اس کی پرورش کرنے والے اور اس کے رزق کا اہتمام کرنے والے بھی ہیں۔ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ انسان اسی کی بندگی اور اطاعت کرے اور اسے کے سامنے سجدہ ریز ہو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے کیونکہ کمال مطلق اسی کی ذات کو حاصل ہے' وہی آسمان و زمین کے تمام معاملات کو مکمل حکمت و تدبیر کے ساتھ چلا رہا ہے۔ اسی لیے تمام معاملات میں اسی کی رضا مطلوب ہونی چاہیے' جاہ حشمت کے حصول یا لوگوں کا مدح اور تعریف کے لیے کسی عمل کی بجا آوری بھی شرک ہی کے زمرہ میں آتی ہے۔

نبی کریم ﷺ سے عرب کے ایک نیک اور سخی شخص عبداللہ بن جدعان کے متعلق پوچھا گیا کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟ فرمایا: ''اس نے کبھی بھی اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب نہ کی تھی۔'' اس جرم کی سنگینی کا اندازہ درج ذیل آیت مبارکہ سے کیجیے:

﴿وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (الزمر)

''یقیناً تمہاری طرف بھی اور تم سے پہلے کے تمام نبیوں کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر آپ نے بھی شرک کا ارتکاب کیا تو آپ کا عمل بھی ضائع ہو جائے گا۔''

اپنی عبادات کو اللہ کے لیے خاص کرنے اور شرک سے دور رہنے کے حکم کے بعد آیت مذکورہ میں ''حقوق العباد'' کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اللہ کی عبادت کے حکم کے ساتھ حقوق العباد کا آنا اس بات کی دلیل ہے کہ حقوق العباد میں کوتاہی بھی ایک سنگین جرم ہے۔ حقوق العباد میں سب سے پہلے والدین کے حقوق کا تذکرہ ہے۔ اُن کے ساتھ نیکی اور احسان کا حکم دیا گیا ہے اور والدین کے ساتھ نیکی کا مطلب ان کے نان ونفقہ کا اہتمام، ان کی خدمت، ان کے حقوق کی بجا آوری، لطافت اور نرمی سے پیش آنا، ان کا ادب واحترام بجالانا اور بڑھاپے میں ان کا سہارا بننا اور ان کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد والدین کے دوستوں سے میل جول اور ان سے احسان کا معاملہ کرنا یہ تمام چیزیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کے زمرہ میں آتی ہیں۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی رحمہ اللہ

احکام الٰہی

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ: خَشْيَةِ اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَى وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَآمُرُ بِالْعُرْفِ -وَقِيلَ- بِالْمَعْرُوفِ.] (رواہ رزین)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''مجھے میرے رب نے نو (۹) کاموں کا حکم دیا ہے: پوشیدہ اور ظاہر' ہر صورت میں اللہ کا خوف' ناراضگی اور رضامندی ہر صورت میں انصاف کروں اور غربت و دولتمندی کی صورت میں میانہ روی اختیار کروں اور یہ کہ جو مجھ سے تعلق توڑتا ہے میں اس سے تعلق قائم کروں اور جس نے مجھے محروم کیا میں اسے دوں اور جس نے مجھ پر ظلم کیا میں اس سے درگذر کروں اور یہ کہ میری خاموشی سوچ پر مبنی ہو اور میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت کا سبب ہو اور میں نیکی کا حکم دوں اور کہا گیا بھلائی کا حکم دوں۔''

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے ۹ ایسے کام کرنے کا حکم فرمایا ہے جن پر عمل کرنے سے معاشرے میں امن وسکون پیدا ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی اُمت کو تعلیم دے رہے ہیں کہ تم بھی میری پیروی کرتے ہوئے ان کاموں کو کر کے کامیابی حاصل کر سکتے ہو۔ ① پہلا کام اللہ کا خوف ہے' جو انسان پوشیدہ اور ظاہر ہر صورت میں اللہ کا خوف اپنے دل میں رکھے وہ کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ ہر وقت بھلائی کے کاموں کو تلاش کرے گا۔ ② دوسرا کام ہر صورت میں انصاف کی بات کرنا ہے۔ کبھی کسی کے ساتھ ناراضگی ہے یا دوستی یہ بات انصاف کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔ ③ تیسرا کام میانہ روی ہے' ہر معاملے میں اعتدال کی راہ اختیار کی جائے' غربت ہو یا دولت کی فراوانی انسان اپنے آپ کو اعتدال کی راہ پر قائم رکھے تو وہ بہت سی پریشانیوں سے بچ جاتا ہے۔ ④ چوتھا کام تعلقات کو قائم رکھنا ہے' ہر انسان ہی سوچے کہ جو مجھ سے تعلق توڑے گا میں اس سے جوڑنے کی کوشش کروں گا تو حالات خراب نہیں ہوتے۔ ⑤ پانچواں کام یہ ہے کہ ضرورت مند کی ضرورت پوری کی جائے' خصوصاً اس حاجتمند کو دینا جس نے دوسروں کو محروم کیا اور اپنا ہاتھ روکے رکھا۔ اگر اسے ضرورت پیش آجائے تو میں اسے محروم نہ کروں۔ ⑥ چھٹا کام یہ ہے کہ جس نے بھی مجھ پر ظلم کیا میں اسے معاف کر دوں' اس کے ظلم کا بدلہ ظلم کے ساتھ نہ دوں۔ ⑦ ساتواں کام یہ ہے کہ جب میں خاموش بیٹھوں تو بیکار سوچ کے بجائے اللہ کی کائنات میں غور وفکر کروں تاکہ اللہ پر میرا ایمان اور مضبوط ہو جائے اور جب میں گفتگو کروں تو وہ اللہ کا ذکر ہو۔ ⑧ آٹھواں کام یہ ہے کہ اس میں اللہ کی بنائی ہوئی جس چیز کو بھی دیکھوں اس سے عبرت ونصیحت حاصل کروں۔ ⑨ نواں کام یہ ہے کہ میں ہمیشہ نیکی اور بھلائی کا حکم دوں۔

ہر مسلمان کو ان زرّیں اصولوں کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

تحفظ حرمین شریفین کانفرنس گوجرانوالہ

30 مئی 2015ء بروز ہفتہ

امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے اپنے ایک بیان میں بالکل درست کہا تھا کہ ''امت مسلمہ کا ہر باشعور شخص جانتا ہے کہ اصل مسئلہ یمن نہیں بلکہ حرمین شریفین ہے اور یمن کا واویلا تو صرف چور مچائے شور کا مصداق ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سعودی عرب سے ہماری دوستی اور عقیدت کا تعلق کسی شک وشبہ سے بالا تر ہے۔ پاکستان' اسلامی دنیا کا ایک اہم ملک ہے اس لیے یمن کی مشکلات حل کرنے میں وہ اپنا بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔''

اسی حقیقت کی تصدیق ایران کے روحانی پیشوا خامنہ ای کے قریبی ساتھی علی رضا نے کر دی ہے اور کہا کہ تین عرب ملک عراق' شام اور لبنان ہماری جیب میں آچکے ہیں' یمن میں بھی ہمارا اقتدار قریب ہے جس کے بعد ہم سعودی عرب کی طرف بڑھیں گے۔ انہوں نے یمن میں حوثی قبضہ کو ایرانی انقلاب کی فطری توسیع قرار دیا (روزنامہ ''نئی بات'' 2/4/2015) امام کعبہ الشیخ خالد الغامدی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام دفاع حرمین شریفین کانفرنس میں کہا تھا کہ یمن میں جس طرح فتنہ وفساد کو ابھارا گیا اس ظلم کو روکنے کے لیے جدوجہد کرنا ہمارا قانونی فریضہ بھی ہے اور دینی بھی۔ یمن میں حوثی باغیوں کے مکہ ومدینہ پر قبضے کے عزائم تھے۔ یمن کی حکومت کی درخواست پر عرب ممالک نے فتنہ کو ختم کرنے کے لیے کاروائی کی۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ہم یمن کی قانونی حکومت کو بحال کر کے دم لیں گے اور یہ بھی کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث نے مسلمانوں میں اتحاد ویگانگت کا عملی مظاہرہ کیا ہے۔ دوسری جماعتوں کے سربراہوں کی موجودگی پر اتحاد ویگانگت کی کوشش کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا امت مسلمہ کو متحد ومتفق کرنے اور ان کے موقف کو مجتمع کرنے میں ایک نمایاں کردار ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے پروفیسر ساجد میر کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ نے امام کعبہ کے دورے کی روداد کے آخر میں لکھا ہے کہ ''امام صاحب کے خطابات کا اسلوب شاہد ہے کہ انہوں نے امت مسلمہ میں اتحاد ووحدت اور یگانگت پر کئی بار زور دیا۔ وحدت کی بنیاد کتاب وسنت کو بتاتے ہوئے انہوں نے علماء کے احترام' فرقہ واریت سے نفرت اور فروعی مسائل کی بنا پر فرقہ بندی کے رویہ کی مذمت کی اور آپس میں خیر خواہی اور ایک دوسرے کے لیے محبت ومودت کے جذبات پر کاربند رہنے کی تلقین فرمائی۔''

تاریخ شاہد ہے کہ حرمین شریفین کی حرمت کی پاسبانی کے لیے امت مسلمہ نے ہمیشہ یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جب بھی کسی طالع آزما طاقت کی جانب سے عقیدت وحرمت اور امن وآشتی کی سرزمین کو اگر کوئی خطرہ لاحق ہوا تو اس کی پاسبانی کے لیے پوری امت مسلمہ متحرک رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سعودی عرب کے فرمانروا جنہیں حرمین شریفین کی نگرانی وخدمت کا اعزاز حاصل ہے وہ دور جدید میں مسلم امہ کی نگاہوں کا مرکز ہیں۔ آج اسلامیان عالم حرمین شریفین کے دفاع کے لیے کسی بھی قربانی کو عین سعادت سمجھتے ہیں۔ ایسے ہی حالات میں وطن عزیز میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے احباب کانفرنسوں' سیمیناروں' ریلیوں اور اجتماعات کے ذریعے حرمین شریفین کے دفاع کے لیے جذبہ ایمانی اور سعودی عرب کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کر رہے ہیں۔

اسی طرح اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام قائد اہل حدیث امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی زیر امارت اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب ایم این اے کی زیر نظامت دفاع حرمین شریفین اور سعودی عرب کی سالمیت کے تحفظ کے لیے تحفظ حرمین شریفین کانفرنس بتاریخ 30 مئی 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب منی سٹیڈیم شیخوپورہ موڑ گوجرانوالہ میں پورے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے جس میں قائدین جماعت اور ملک کے نامور علماء کرام کے خطابات ہوں گے۔ کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب مختلف مقامات کے دوروں اور رابطوں میں مصروف ہیں۔ اسی طرح حافظ محمد عمران عریف صاحب ناظم سٹی گوجرانوالہ بھی اپنے رفقاء کے ہمراہ احباب اور علماء کرام سے رابطے اور ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ یوتھ فورس کے مرکزی قائدین' صوبائی' ضلعی اور شہری تنظیمیں بھی شب وروز پبلسٹی' لوگوں کی ذہن سازی' انتظامی امور' رضا کاروں کی فراہمی اور اجتماع کا حجم بڑھانے کے لیے کوشاں ہیں۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
بدعات ..... نعت اسلام کی ناشکری (حطہ حرم)	6
اسلام ..... رواداری اور عفو ودرگزر کا دین	9
اسلام ..... امن وسلامتی کا دین	12
نصرت الٰہی کا حصول کیسے؟	14
غزوۂ ابواء ..... یا غزوۂ ودّان	16
سلفی دعوت	17
منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل	18
طب وصحت	19
اخبار الجماعہ	22

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لکسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ہمارا مدت سے یہ عقیدہ رہا ہے کہ فلاح ملت کے کاموں میں نوجوان اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان' مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی ذیلی تنظیم ہے جس کا مقصد نوجوانوں میں صحت مند فکری انقلاب برپا کر کے ملک میں ہادیٔ کائنات ﷺ کا پرچم بلند کرنا ہے۔ اہل حدیث یوتھ فورس دراصل شمع توحید کے پروانوں اور اسلام کے فرزانوں کی تنظیم ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ نوجوان جماعتوں اور قوموں کی زندگی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے کہا تھا ؎

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

دراصل نوجوان جماعتوں کا عظیم سرمایہ ہوتے ہیں' ستاروں پر کمندیں ڈالنے والے نوجوانوں سے کس کو محبت نہ ہو گی؟ پھر یہ محبت نوجوانوں کی بہتر تعلیم و تربیت کا تقاضا کرتی ہے۔ اس اجتماع میں اتنی بڑی تعداد میں نوجوان' احباب جماعت اور علماء کرام کا جمع ہونا حرمین شریفین سے عقیدت و محبت اور سعودی عرب سے ہمارے دینی رشتوں اور دوستی کا بین ثبوت ہے۔ یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ اہل حدیث اب بیدار ہو چکے ہیں' یہ بیداری ابھی ایک لہر کے روپ میں ہے۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب یہ لہر' موجوں کی صورت اختیار کر جائے گی اور یہ موجیں پورے ملک کو اپنی آغوش میں لے لیں گی۔

اہل حدیث یوتھ فورس کی کم وبیش ربع صدی کی تاریخ بڑی شاندار اور مستقبل بڑا جاندار ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے اہتمام میں دو فنکشن' سعودی عرب سے اظہار یکجہتی کے حوالہ سے ریلی اور امام کعبہ کی آمد پر حرمین شریفین کنونشن پر یوتھ فورس کے نوجوانوں نے سیکورٹی کے حوالہ سے بڑی ذمہ داری سے خدمات انجام دی ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پوری امید ہے کہ کاروان عمل بالحدیث کے حدی خواں جوق در جوق' شوق در شوق اور موج در موج اس کانفرنس میں شریک ہو کر یہ ثابت کر دیں گے کہ یہ شہر اہل حدیث کا مرکز ہے اور جماعت قائد اہل حدیث پروفیسر ساجد میر صاحب کی قیادت میں ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔

فرقہ واریت مسلم معاشروں کے لیے زہر قاتل ہے۔ دہشت گردی کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں

سعودی عرب کے ساتھ کھڑے ہونے کی پالیسی سے اسلامی دنیا میں پاکستان کے وقار میں اضافہ ہوا۔ ڈاکٹر ولید العلیلی خطیب شاہی مسجد کویت

لاہور ..... کویت کی بادشاہی مسجد کے خطیب ڈاکٹر ولید العلیلی نے کہا ہے کہ عالمی استعمار مسلم ممالک میں عدم استحکام اور انتشار پھیلانا چاہتا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کو کمزور کرنے والے دشمنوں کا متحد ہو کر مقابلہ کرنا ہو گا۔ قرآن وسنت کی بنیاد پر ہم اپنے فروعی مسائل حل کر سکتے ہیں۔ فرقہ ورایت مسلم معاشروں کے لیے زہر قاتل ہے۔ دہشت گردی کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ مسلم ممالک بین المسالک اختلافات اور فرقہ واریت کو ہوا دینے والوں بائیکاٹ کریں۔ یمن بحران پر پاکستانی عوام اور حکومت کی طرف سے سعودی عرب کے ساتھ بھرپور یکجہتی کے اظہار سے کویت کو بھی خوشی ہوئی۔ سعودی عرب کے ساتھ کھڑے ہونے کی پالیسی سے اسلامی دنیا میں پاکستان کے وقار میں اضافہ ہوا۔ اس امر کا اظہار انہوں نے یہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم سے انکے دفتر 106 راوی روڈ میں ملاقات کے دوران کیا۔ حافظ عبدالکریم نے انہیں اپنے دفتر میں خوش آمدید کہا اور معزز مہمان کو مختلف شعبہ جات کا دورہ بھی کروایا۔ ڈاکٹر ولید العلیلی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی تبلیغی ،دعوتی خدمات کو سراہا اور خصوصا پیغام ٹی کے اجراء پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ خطیب شاہی مسجد کویت کا کہنا تھا کہ یمن کی قانونی حکومت کے خلاف بغاوت کو کچلنا دینی اور اخلاقی لحاظ سے سعودی عرب کا فرض تھا کیونکہ حوثی باغی سعودی عرب پر قبضے کے خواب دیکھ رہے تھے اور حرمین شریفین میں ایک بڑے فتنے کو پیدا کرنے کی سازش کر رہے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان اور کویت کے درمیان بہترین قریبی تعلقات قائم ہیں اور یہ ہمیشہ قائم رہیں گے، پاکستان سے مضبوط مذہبی، معاشی اور عسکری تعلقات ہیں۔ ہم پاکستانی حکومت سے بہتری کی امید رکھتے ہیں کہ دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنایا جائے گا، دونوں ملکوں کے تعلقات متاثر نہیں ہوں گے اور ہمیشہ بہتر رہیں گے'۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام حرمین شریفین کی وجہ سے سعودی عرب سے ایک جذباتی وابستگی اور والہانہ ارادت وعقیدت رکھتے ہیں۔ ہمیں پاکستانی عوام کے جذبات ومحسوسات اور سعودی عرب کے اعتماد پر آئینی حدود و دوائر میں رہتے ہوئے پورا اترنا ہو گا۔ یہ احساس ہرگز پیدا نہیں ہونا چاہیے کہ پاکستان نے ضرورت کے وقت سعودی عرب کا بھرپور انداز میں ساتھ نہیں دیا۔ حوثیوں کو یمن میں منتخب حکومت پر چڑھائی کا حق حاصل نہیں اور اگر سعودی عرب کی سالمیت کو کوئی خطرہ ہوا تو دونوں ملک مل کر اس کا منہ توڑ جواب دیں گے۔

منافقین امت مسلمہ کے لیے شدید خطرہ بن چکے ہیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

اسلام دشمن طاقتوں کا آلہ کار بننے والے اسلام اور مسلمانوں کے کسی بھی طرح خیر خواہ نہیں۔ وفود سے گفتگو

لاہور ..... مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ورکن قومی اسمبلی حافظ عبدالکریم نے کہا ہے کہ یہود ونہود کی شہ پر مسلم ممالک کے اندر فساد اور انارکی پیدا کرنے والے منافقین امت مسلمہ کے لیے شدید خطرہ بن چکے ہیں۔ اسلام دشمن طاقتوں کا آلہ کار بننے والے اسلام اور مسلمانوں کے کسی بھی طرح خیر خواہ نہیں۔ یہ ہمیشہ امت مسلمہ اور اسلام کے خلاف ہونے والی مذموم کاروائیوں میں اہم کردار ادا کرنے والے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں آج بھی ابتر صورتحال کے ذمہ دار یہی منافق ہیں جو بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے اسلام دشمن طاقتوں کی شاباشی حاصل کرنے کی غرض سے ملکوں میں فساد برپا کرنے میں دن رات مصروف عمل ہیں۔ گذشتہ روز مرکزی دفتر میں مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خلیجی ممالک میں پھیلنے والا انتشار امت مسلمہ کے لیے انتہائی پریشانی اور تشویش کا باعث ہے۔

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

جائز وصیت کا نفاذ

سوال میری نانی فوت ہوئی تو اس کے پاس ۱۳۵ گرام طلائی زیور تھا' اس نے اس کا نصف میرے لیے وصیت کر دیا جبکہ اس کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں موجود ہیں۔ کیا وصیت پر عمل کرنے کے بعد باقی زیور تقسیم کیا جائے گا؟ اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جواب میت کا ترکہ تین مراحل طے کرنے کے بعد ورثاء میں تقسیم کیا جاتا ہے' ان میں سے ایک جائز وصیت کا نفاذ ہے۔ جائز وصیت کی تین شرائط حسب ذیل ہیں:

- وصیت کسی بھی صورت میں ایک تہائی سے زائد نہ ہو۔ جیسا کہ ایک مرتبہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ''کیا میں اپنے مال سے دو تہائی وصیت کر دوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: ''آدھے کی وصیت کر دوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔'' انہوں نے عرض کیا' ایک تہائی مال کی وصیت کر دوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں' ایک تہائی مال کی وصیت کر دو' لیکن تہائی حصہ بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔'' (بخاری' مناقب الانصار: ۳۴۳۶)

اس حدث سے معلوم ہوا کہ کل جائیداد سے ایک تہائی کی وصیت کی جا سکتی ہے۔

- کسی ایسے شرعی وارث کے حق میں وصیت نہ کی جائے جس نے ترکہ سے حصہ لینا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے' اب کسی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔'' (ترمذی' الوصایا: ۲۱۲۰)

اس حدیث کی بناء پر شرعی وارث کے لیے وصیت کالعدم ہو گی۔

- کسی حرام اور ناجائز کام کی وصیت نہ ہو' مثلاً شراب خانہ بنانا یا قبر کو پختہ کرنے کی وصیت کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے' نافرمانی کے معاملات میں کسی کی بات کو نہیں مانا جائے گا۔'' (بخاری: ۷۲۵۷)

اس حدیث کے پیش نظر ناجائز کام کے متعلق وصیت پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ صورت مسئولہ میں مرحومہ نے نصف ترکہ کی وصیت ہے جو ناجائز ہے' اس پر عمل نہیں ہو گا بلکہ اس کا تہائی یعنی ۴۵ گرام نواسی کو دیا جائے' باقی ۹۰ گرام اس طرح اولاد میں تقسیم کیے جائیں کہ لڑکے کو لڑکی سے دوگنا حصہ ملے۔ چونکہ مرحومہ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں موجود ہیں' اس لیے ۱۸ گرام فی لڑکا اور ۹ گرام فی لڑکی تقسیم کر دیا جائے۔ واللہ اعلم!

نکاح کے لیے ایجاب وقبول

سوال سسرال کے اصرار پر لڑکی کے نکاح کا ایجاب وقبول بذریعہ فون ہوا تا کہ بیرون ملک جانے کے لیے سفری دستاویزات تیار کی جا سکیں' لیکن ابھی نکاح فارم پر لڑکے کے دستخط نہیں ہوئے تھے کہ باہمی اختلاف ہو گیا' کیا اس طرح نکاح ہو جاتا ہے؟ اگر ہو جاتا ہے تو خلاصی کی کیا صورت ہو گی۔

جواب نکاح کی بنیادی شرط تو ایجاب وقبول ہے' اس کے علاوہ کچھ شرائط حسب ذیل ہیں: ولی کی اجازت..... گواہوں کی موجودگی،..... حق مہر کا ہونا

اگر مجلس نکاح میں ایجاب وقبول ہو چکا ہے' اگرچہ فون پر ہی ہو' اس سے نکاح مکمل ہو چکا ہے۔ نکاح فارم پر لڑکے کے دستخط ایک قانونی تقاضا ہے جسے پورا کیا جاتا ہے' اگر دستخط ہونے سے پہلے باہمی اختلاف ہو جاتا ہے تو اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا' شرعی طور پر یہ دونوں اب میاں بیوی بن چکے ہیں۔ اب خلاصی کی دو صورتیں حسب ذیل ہیں:

- لڑکے سے طلاق لی جائے' جیسا کہ حدیث میں ہے: ''طلاق کا حق اسی کو ہے جو پنڈلی کو پکڑتا ہے۔'' (پنڈلی پکڑنے کو بطور کنایہ استعمال کیا گیا ہے' اس سے مراد خاوند ہے۔ خاوند سے طلاق لے کر ہی خلاصی ممکن ہے۔) (ابن ماجہ' الصلوٰۃ: ۲۲۸۱)
- اگر لڑکا طلاق نہیں دیتا تو خلاصی کی دوسری صورت خلع ہے' جس کی دو صورتیں ہیں:

① میاں بیوی رضا مندی سے خلع پر اتفاق کر لیں اور بیوی نے اگر حق مہر وصول کر لیا ہے تو وہ خاوند کو واپس کرے۔

② اگر باہمی رضامندی سے خلع پر اتفاق نہیں ہوتا تو عدالت کے ذریعے خلع لیا جائے' لڑکی کی طرف سے فیملی کورٹ میں خلع کے لیے درخواست دی جائے۔ پھر جب تاریخ کو فیصلہ ہو تو اسے شرعی خلع تصور کیا جائے گا اور لڑکی آزاد ہو جائے گی۔ اس لیے گواہوں کی موجودگی میں لڑکی کا یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ''میں نے تم سے خلع لے لیا۔'' بہرحال ایسے معاملات سنجیدگی کے ساتھ سرانجام دیے جائیں' اسے کھیل اور تماشا نہ بنایا جائے۔

ماموں کے لیے وراثت

سوال ہمارے ہاں ایک عورت فوت ہوئی ہے' اس کا ترکہ ایک چھوٹا سا مکان ہے' اس کا کوئی بھی رشتہ دار موجود نہیں' صرف اس کا ماموں زندہ ہے۔ کیا وہ مکان ماموں کو دیا جائے گا یا اسے فروخت کر کے کسی محتاج کو دیا جائے؟ وضاحت فرما دیں۔

جواب مرنے کے بعد جن ورثاء میں میت کا ترکہ تقسیم کیا جاتا ہے وہ تین طرح کے ہیں:

- اصحاب الفرائض..... جن کا حصہ قرآن وحدیث میں طے شدہ اور مقرر ہے۔ مثلاً خاوند وغیرہ
- عصبات..... جن کا حصہ طے شدہ نہیں بلکہ وہ اصحاب الفرائض سے بچا ہوا لیتے ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں میت کی تمام جائیداد کے حقدار بنتے ہیں۔
- ذوالارحام..... وہ قریبی رشتہ دار جو اصحاب الفرائض اور عصبات نہ ہوں۔ مثلاً ماموں' خالہ اور پھوپھی وغیرہ

صورت مسئولہ میں مرحومہ کا وارث ماموں ''اولوالارحام'' سے ہے۔ ان کی وراثت کے متعلق علمائے امت میں حسب ذیل اختلاف ہے:

ایک اہل علم کی جماعت کا رجحان یہ ہے کہ ''ذوالارحام'' وارث نہیں بنتے اور اصحاب الفرائض یا عصبات کی عدم موجودگی میں میت کا ترکہ بیت المال میں جمع کرا دیا جائے۔

جمہور اہل علم کہتے ہیں کہ اصحاب الفرائض اور عصبات کے نہ ہونے سے ''ذوالارحام'' کو وارث بنایا جائے گا۔

اب جبکہ بیت المال کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے تو سب اہل علم اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ ذوالارحام کو وارث بنایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس میت کا کوئی وارث نہ ہو' اس کے ترکہ کا وارث اس کا ماموں ہو گا۔'' (ابوداود' الفرائض: ۲۸۹۹)

عقل بھی تقاضا کرتی ہے کہ ماموں کو وارث بنایا جائے کیونکہ اس کا میت کے ساتھ دو قسم کا تعلق ہے: خونی اور اسلامی' جبکہ بیت المال کے ساتھ صرف اسلام کا تعلق ہے۔ دو تعلق والا ایک تعلق رکھنے والے سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ اس بناء پر ہمارا رجحان یہ ہے کہ میت کے مکان کا وارث ماموں کو قرار دیا جائے' اگر اسے بیچ کر محتاجوں میں تقسیم کرنا ہے تو اس کی اجازت سے ایسا ممکن ہو گا۔ واللہ اعلم!

اجنبی عورت سے بات کرنا

سوال اجنبی عورتوں سے بات کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بوقت ضرورت اگر ان سے بات کرنا پڑے تو اس کی کیا حدود اور شرائط ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب دین اسلام میں ہر اس کام سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے جو حرام کی طرف لے جائے یا اس کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی ماؤں کے متعلق فرمایا ہے: ''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو' اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو' مبادا جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے' ہاں قاعدہ کے مطابق گفتگو کرو۔'' (الاحزاب: ۳۲)

اس طرح کی دیگر آیات کے پیش نظر اہل علم نے اجنبی عورت سے بات چیت کرنے کے کچھ ضوابط بیان کیے ہیں تاکہ فتنہ وفساد کا سدباب ہو' وہ شرائط حسب ذیل ہیں:

- مرد اجنبی عورت تک اس کے محرم یا پھر اپنی محرم عورت کے ذریعے بات نہ پہنچا سکتا ہو۔
- یہ گفتگو خلوت وتنہائی میں نہ ہوتا کہ کسی فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔
- بات چیت کسی جائز اور مباح کام کے لیے ہو' فضول اور بے فائدہ کام کے لیے نہ ہو۔
- باہمی کلام کرنے سے کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔
- عورت کی طرف سے گفتگو میں نرم اور لوچ دار لب ولہجہ نہ ہو۔
- گفتگو کے دوران عورت اپنی چادر اور چار دیواری کے تحفظ کا پورا خیال رکھے۔
- یہ بات چیت حسب ضرورت ہو' ضرورت سے زیادہ کسی صورت میں نہ ہو۔

ان شرائط وضوابط کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ ایک مسلمان کو فتنے میں مبتلا کر دینے والے اسباب سے بچ کر رہنا چاہیے اور اس سلسلہ میں انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ واللہ اعلم!

بدعات... نعمت اسلام کی ناشکری ہیں

لائق تحریر: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر علی الحذیفی حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد عاطف الیاس/محمد ہاشم یزمانی —— نظر ثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو کہ اس کی خوشنودی کے حصول اور محرمات سے اجتناب کے ذریعے اس کا قرب پانے کی کوشش کرو، اس کے نتیجے میں تمہیں اس کی رضا اور جنت مل جائے گی۔

اے مسلمانو! مخاطبینِ شریعت اس بات کے مامور ہیں کہ وہ دنیا وآخرت میں نفع اور خوش بختی پہنچانے والے اعمال کی پابندی کریں اور دونوں جہانوں میں نقصان اور بدبختی کا سبب بننے والے اعمال سے دور رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (الانعام)

''نیز اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے۔ یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے، اس پر عمل پیرا ہو کے امید رکھو کہ تم کج روی سے محفوظ رہو گے۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس فطرت اور جبلت پر پیدا فرمایا ہے، اس میں نفع بخش اور نقصان دہ امور میں فرق کرنے کی صلاحیت موجود ہے، البتہ شریعت سے ماوراء خیر وشر اور حق وباطل میں تمیز کرنا اس کے لیے بھی ممکن نہیں۔

اللہ عزوجل نے اپنی کمال رحمت، علم اور حکمت سے ہمارے پیارے نبی خاتم الانبیاء ﷺ پر قرآن و حکمت نازل فرمائی کہ جس میں ہر طرح کی بھلائی کی وضاحت اور ہمہ قسم کی برائی پر تنبیہ موجود ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ان کے رب کی طرف سے نازل شدہ تعلیمات پر عمل کرنے کی دعوت دی جس سے ان کے سوادِ قلب میں ایمان داخل ہو گیا، انہوں نے قرآن وسنت کا علم حاصل کیا، اللہ تعالیٰ نے دینِ محمدی کے ذریعے زمین میں اصلاح فرمائی اور اس امت کے لیے اس کے دین کی تکمیل فرما کر اسے عزت وغلبہ نصیب کیا۔

نبی کریم ﷺ نے عقیدہ وعمل، منہج وشریعت اور احکام واصلاح کے لحاظ سے اپنی امت کو بڑے ہی خوبصورت حال میں چھوڑا۔ سنن ابن ماجہ میں سیدنا عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یقیناً میں تمہیں ایسی روشن شاہراہ پہ چھوڑے جا رہا ہوں کہ جس کی رات بھی دن کی مانند روشن ہے، میرے بعد اس سے صرف وہی بھٹکے گا جس نے ہلاک ہونے کی ٹھان لی ہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے دین کے مخالف امور اور اسے منہدم کر دینے والے اعمال سے خوب ڈرایا ہے۔ صحیح مسلم میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبہ میں یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے:

''بلاشبہ سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے، سب سے بہترین راستہ رسول اکرم ﷺ کا ہے، سب سے برا کام امورِ دین میں بدعت کی ایجاد ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

نعمتوں کا شکر ادا کرنے، زوالِ نعمت کے اسباب سے دور رہنے اور ناشکری کی عقوبتوں سے بچنے سے ہی انعامات کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ﴾ (ابراھیم)

''اور یاد رکھو! تمہارے رب نے خبردار کر دیا تھا کہ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔''

گمراہ کُن بدعات نعمتِ اسلام کی ناشکری، دین کے انہدام، امت میں برائی کے پھیلاؤ، دلوں میں تفریق ڈالنے، اسلامی ڈھانچے کی کمزوری اور صفوں میں انتشار پیدا کرنے کا سبب ہیں۔ بدعات، مبتدعہ اور عام مسلمانوں کے لیے تباہی، زمین میں فساد، ظلم کی ترویج اور بے قصور لوگوں پر تسلط جمانے کا بدترین ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَفْقَهُوْنَ﴾ (الانعام)

''کہو، وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کر دے، یا تمہارے قدموں کے نیچے سے برپا کر دے، یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی طاقت کا مزہ چکھوا دے دیکھو، ہم کس طرح بار بار مختلف طریقوں سے اپنی نشانیاں ان کے سامنے پیش کر رہے ہیں شاید کہ یہ حقیقت کو سمجھ لیں۔''

گمراہ کُن بدعات نعمتِ اسلام کی ناشکری، دین کے انہدام، امت میں برائی کے پھیلاؤ، دلوں میں تفریق ڈالنے، اسلامی ڈھانچے کی کمزوری اور صفوں میں انتشار پیدا کرنے کا سبب ہیں۔

لوگوں کا مختلف گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہونے کا سبب بھی یہی گمراہ کُن بدعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ اور ان کے پیروکاروں کو بدعتیوں کی خواہشات سے بری الذمہ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ﴾ (الانعام)

''جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝﴾ (الروم)

''اور نماز قائم کرو، اور نہ ہو جاؤ اُن مشرکین میں سے جنہوں نے اپنا اپنا دین الگ بنا لیا اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں، ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہے۔''

حمزہ اور کسائی نے اس آیت کو ''فَارَّقُوا دِيْنَهُمْ'' پڑھا ہے، اس کا مطلب ہوگا کہ ان لوگوں نے اپنا دین تج دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو بدعات اور بدعتیوں کی اتباع سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (ال عمران)

''کہیں تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے، جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ اُس روز سخت سزا پائیں گے جبکہ کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے اور کچھ لوگوں کا منہ کالا ہوگا، جن کا منہ کالا ہوگا (ان سے کہا جائے گا کہ) نعمت ایمان پانے کے بعد بھی تم نے کافرانہ رویہ اختیار کیا؟ اچھا تو اب اِس کفران نعمت کے صلہ میں عذاب کا مزہ چکھو۔ رہے وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو اُن کو اللہ کے دامن رحمت میں جگہ ملے گی اور ہمیشہ وہ اسی حالت میں رہیں گے۔''

علماء تفسیر کا کہنا ہے کہ جن لوگوں کا منہ کالا ہوگا وہ اہلِ بدعت ہوں گے جبکہ روشن چہروں والے ایسے خوش نصیب مسلمان ہوں گے جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کی اتباع کرنے والے تھے۔

گمراہ کُن بدعات سے آبادیاں ویرانوں میں بدل جاتی ہیں اور دین و دنیا میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝﴾ (البقرة)

''جب کبھی ان سے کہا گیا کہ زمین پر فساد برپا نہ کرو تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔''

بدعات کی گمراہی اور اصولِ اسلام میں سے ہر ایک اصل کے لیے اس آگ کی شدت میں تب اضافہ ہوتا ہے جب اہلِ بدعت کے پاس ایسی طاقت بھی ہو جس کے ذریعے وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر سکیں۔ امتِ مسلمہ کو جب بھی کسی داخلی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا تو اس کا سبب بھی مبتدعہ اور منافقین کا طرزِ عمل تھا۔

بدعات کی گمراہی اور اصولِ اسلام میں سے ہر ایک اصل کے لیے اس آگ کی شدت میں تب اضافہ ہوتا ہے جب اہلِ بدعت کے پاس ایسی طاقت بھی ہو جس کے ذریعے وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر سکیں۔ امتِ مسلمہ کو جب بھی کسی داخلی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا تو اس کا سبب بھی مبتدعہ اور منافقین کا طرزِ عمل تھا۔ تاریخ کا قاری اور حوادثاتِ زمانہ کا مطالعہ کرنے والا یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کے لیے مصیبتیں پیدا کرنے میں بدعات کے رسیا لوگوں کا بنیادی کردار رہا ہے۔

سب سے پہلی بدعت کا ظہور تب ہوا جب خلیفہ راشد سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کر کے انہیں شہید کر دیا گیا، ان بدبخت خارجیوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کو بھی زندگی کی تلخیوں سے دوچار کیا، ان کے لشکر کو کمزور کیا، مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی اور قتل و غارت گری کو جائز جانا۔

عباسی خلیفہ مستعصم باللہ کے دور میں اہلِ بغداد نے سب سے بڑی مصیبت کا سامنا کیا کہ جس میں اہلِ بدعت اور منافقین نے خلیفۂ وقت کو بھی قتل کر دیا۔

جب کبھی بلادِ اسلامیہ پر بیرونی حملہ ہوا تب اہلِ بدعت نے مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کا ساتھ دیا۔ اگرچہ عصرِ حاضر میں مبتدعہ کے نام اور فرقے بہت بن چکے ہیں مگر اسلام کے خلاف جنگ کرنے، امن کو تہ و بالا کرنے، لاقانونیت پھیلانے اور بلادِ اسلامیہ میں فساد برپا کرنے کے لیے یہ سب متحد ہیں۔

اگر ہر بدعتی جماعت اپنی تاریخ کا ہی مطالعہ کر لے تو اسے اپنی گمراہی، سرکشی اور اپنے دین و وطن کے خلاف جنگ کرنے سے روکنے والی کئی باتیں مل جائیں گی۔ یہ خود سے پوچھیں کہ اپنی بدعات سے انہوں نے کیا پایا اور انہیں اس سے کیا فائدہ پہنچا؟؟ یقیناً شرمندگی اور خسارے کے سوا انہیں کچھ نصیب نہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝﴾ (القمر)

''اور آلِ فرعون کے پاس بھی تنبیہات آئی تھیں۔''

کیا اہلِ بدعت نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ اہلِ اسلام، انہیں دینِ الٰہی میں اپنی من مانی کرنے کی اجازت دے دیں گے، حالانکہ یہی دین ہی تو بندگانِ خدا کے لیے اللہ کی پسند اور بلاد و عباد کی اصلاح کا ذریعہ ہے؟! اگر ان لوگوں کی یہی سوچ ہے تو یہ بدعتی لوگ بہت ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔

ہر وہ کام بدعت کے زمرے میں آتا ہے جو بغیر کسی شرعی دلیل کے دین میں نیا ایجاد کیا جائے۔ امام ابن رجب نے کہا ہے کہ:

''اگر کسی نے کوئی نیا عمل ایجاد کر کے اسے دین کی طرف منسوب کیا، حالانکہ دین میں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں، تو وہ کام گمراہی ہے اور دین کا اس سے کوئی تعلق نہیں، چاہے اس کا تعلق عقائد سے ہو یا اعمال سے، یا پھر ظاہری و باطنی اقوال سے۔''

رسول کریم ﷺ اور صحابۂ کرام والے اسلام کی حفاظت کا واحد طریقہ یہ ہے کہ کتاب و سنت پر مضبوطی سے عمل کیا جائے، امت کو بدعات سے محفوظ رکھا جائے

اور اہلِ بدعت کے شر کو روکا جائے۔

امت مسلمہ کو بدعات سے بچانے اور محفوظ رکھنے کی ذمہ داری، حکمرانوں، علماء کرام اور عام لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔

امت کو بدعات سے بچانے کے لیے حکمرانوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ اہلِ بدعت کے ہاتھ روکیں، انہیں بزورِ اقتدار اس قبیح عمل سے باز رکھیں اور انہیں ایسی سزائیں دیں جو انہیں بدعت سے باز رکھنے میں مددگار ثابت ہوں۔

علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ بدعات کی حقیقت بیان کر کے لوگوں کو اس سے ڈرائیں، بدعت کے بطلان پر دلائل کے انبار لگا دیں اور یہ پیغام ساری امت میں پھیلائیں۔

عام لوگوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ بدعتی سے کنارہ کشی کر لیں، اس کی بدعت کو سننے سے انکار کر دیں اور اس کی باطل دعوت و تبلیغ کو ٹھکرا دیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ''صبیغ'' نامی ایک شخص ہوا کرتا تھا جو قرآن کریم کی متشابہات کے بارے میں بہت سوال کیا کرتا، حضرت عمر نے اسے اس سے منع کیا، تاکہ کہیں اس کے شبہات سے کسی پر برا اثر نہ پڑ جائے۔ چنانچہ انہوں نے اسے کوڑے بھی لگوائے اور اپنے گورنر کو لکھ بھیجا کہ: کوئی آدمی اس بدعتی شخص کے ساتھ میل جول نہ رکھے، پھر جب وہ کوڑوں کی سابقہ مار سے تندرست ہو گیا تو حضرت عمر نے اسے ایک مرتبہ پھر کوڑے لگوائے، چنانچہ صبیغ بول پڑا کہ اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! اب میں اپنی روشِ بد کو ترک کر چکا ہوں، اس کے بعد حضرت عمر نے اسے سزا دینا بند کر دیا اور لوگوں کو اس سے ملنے جلنے کی اجازت دے دی۔ دیکھیے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کیسا دلیرانہ اور حکمت و عزم پر مبنی سلوک کیا!

بدعات کے شر سے بچاؤ کا واحد طریقہ یہ ہے کہ کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھاما جائے، مسلمانوں کی جماعت سے خود کو منسلک رکھا جائے اور مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں کے خلاف خروج نہ کیا جائے۔

مُسند احمد اور جامع ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر ہم سے خطاب کیا، اور کہا:

''لوگو! میں تمہارے سامنے ایسے کھڑا ہوں جیسے ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تھا: میں تمہیں اپنے صحابہ کرام کے بارے میں، پھر ان کے بعد آنے والوں کے بارے میں، پھر ان کے بعد والوں کے بارے میں خیر خواہی کی وصیت کرتا ہوں، پھر اس کے بعد جھوٹ عام ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگ قسم کے مطالبے کے بغیر ہی قسمیں اٹھائیں گے، اور گواہی کے مطالبے کے بغیر ہی گواہی دیتے پھریں گے، خبردار! کوئی بھی کسی غیر محرم عورت کیساتھ تنہائی اختیار نہ کرے، کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے، تم جماعت کو لازم پکڑنا، اپنے آپ کو تفرقہ سے بچانا، کیونکہ شیطان تنہا شخص کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور وہ دو لوگوں سے دور بھاگتا ہے، اگر کوئی شخص جنت کا عمدہ ترین حصہ پانا چاہتا ہے تو اس پر ضروری ہے کہ جماعت کے ساتھ منسلک رہے، جسے نیکی کرنے سے خوشی اور برائی کرنے سے برے کا احساس ہو تو وہ شخص مومن ہے۔''

بدعات کے شر سے بچاؤ کا واحد طریقہ یہ ہے کہ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھاما جائے، مسلمانوں کی جماعت سے خود کو منسلک رکھا جائے اور مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں کے خلاف خروج نہ کیا جائے۔

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! جان رکھو کہ نبی ﷺ کی اپنی امت کے لیے آخری وصیتوں میں سے ایک وصیت کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے چمٹے رہنے کی وصیت تھی۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن یوں ان سے ملے جیسے خیر باد کہنے آئے ہوں اور فرمایا: ''جب مجھے تمہارے درمیان سے اُٹھا لیا جائے تو کتاب اللہ کو تھامے رکھنا، اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھنا۔'' (مسند احمد)

اسی طرح سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

''اللہ سے ڈرو، پانچوں نمازیں ادا کرو، اپنے ماہ کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو، اس طرح اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (مسند احمد و ترمذی)

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

''تو آپ میں سے جسے طویل زندگی ملے گی وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، جب ایسا ہو تو میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت تھامے رکھنا، اسے اپنے دانتوں سے پکڑ رکھنا۔'' (ترمذی)

اس لیے مبارک باد کا مستحق ہے وہ شخص جو اختلافات کے وقت سنت رسول ﷺ سے چمٹ گیا، کیونکہ اختلافات تو امت میں ہو کر ہی رہنے ہیں۔ جس طرح آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی، اور سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کونسا گروہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو میری اور میرے صحابہ کی راہ پر ہوگا۔''

سنت پر عمل کرنے والوں کے لیے سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے عظیم اجر اور دوگنے ثواب کی بشارت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ایسے دن آئیں گے جن میں عمل کرنے والے کا اجر پچاس لوگوں کے عمل کے برابر ہوگا۔'' پوچھا گیا، ہم میں سے پچاس کا اجر انہیں ملے یا انہی کی طرح کے پچاس لوگوں کا اجر؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ آپ جیسے پچاس لوگوں کا اجر۔'' (ابو داود و ترمذی)

اگر کسی کو دین کے معاملات سمجھنے میں یا ان مسائل کو سمجھنے میں کہ جن علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، کوئی مشکل پیش آئے تو وہ اہل علم سے پوچھ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾

''اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے۔'' (النحل)

اے اللہ! تمام صحابہ، اصحابِ ہدایت، خلفائے راشدین، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، تابعین اور قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے راضی ہو جا۔ اے سب سے بڑھ کر عطا کرنے والے! اپنا فضل و کرم، رحمت اور احسان فرما کر ہم سب سے بھی راضی ہو جا۔ آمین!

اسلام ... رواداری اور عفو و درگذر کا دین!

مترجم: محمد ہاشم یزمانی/محمد عاطف الیاس

۲۴ اپریل جمعۃ المبارک کا خطبہ امام کعبہ فضیلۃ الشیخ خالد علی الغامدی حفظہ اللہ نے گرینڈ مسجد بحریہ ٹاؤن لاہور میں ارشاد فرمایا۔ عربی خطبہ کا ترجمہ اردو میں شعبہ ریسرچ پیغام ٹی وی نے انجام دیا۔ امام صاحب کا خطبہ جمعہ نہایت جامع ومؤثر تھا جو افادہ عام کے لیے قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

حمد وثناء اور درود وسلام کے بعد:

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈر جاؤ اور اچھی طرح جان لو کہ بڑے بڑے راستے طے کرنے والا بہادر نہیں بلکہ اصل بہادری تو خوفِ خدا کا نام ہے۔ مال ومتاع جمع کرنا کوئی سعادت مندی کی بات نہیں بلکہ اصل سعادت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کیا جائے۔

اے مسلمانو! ہمارے دین حنیف کے بڑے بڑے محاسن اور خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ دین، رواداری، عفو ودرگذر، رحمت، آسانی اور انسانیت کا دین ہے۔ تمام بنی نوع انسان کے لیے یہ دین خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہے۔ اسلام کی خوبصورتی حسن اور تاثیر کی بنیاد عفو ودرگذر، رحمت وعدل اور بلند ترین اخلاق پر قائم ہے۔ انہی اخلاقِ عالیہ ہی کی بدولت لوگ دینِ اسلام میں جوق در جوق داخل ہوئے۔ دین اسلام کی بلند ترین بے مثال اخلاقی، عقدی اور ایمانی اقدار کی بناء پر یہ لوگوں میں مقبول ہوا۔ اسلام کی بلند ترین اور لوگوں کے دلوں پر اثر انداز ہونے کے لحاظ سے گہری ترین قدروں میں سے یہ بھی ہے کہ عفو ودرگذر اور رواداری کو اپنایا جائے۔ اسی لیے قران وحدیث میں بے شمار اور مسلسل نصوص شرعیہ بیان ہوئی ہیں جو انسان کو اس عظیم اسلامی خوبی سے متصف ہونے پر ابھارتی ہیں۔ نبی کریم کی حیات طیبہ میں اس کی عملی مثالیں ملتی ہیں تاکہ دین الٰہی کا روشن چہرہ لوگوں کے سامنے واضح ہو جائے۔ صحابہ کرام، تابعین عظام آج تک اور قیامت تک آنے والے لوگوں نے یہ خوبی آپ ﷺ کی حیات طیبہ سے ہی سیکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾ (البقرۃ: 256)

''دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں، صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔''

یعنی اسلام میں داخل ہونے کے لیے کسی پر جبر ومشقت نہ کرو کیونکہ اسلام کے دلائل اور اقدار بالکل واضح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (البقرۃ)

''اہل کتاب میں سے اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمہیں ایمان سے پھیر کر پھر کفر کی طرف پلٹا لے جائیں اگرچہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے، مگر اپنے نفس کے حسد کی بنا پر تمہارے لیے ان کی یہ خواہش ہے اس کے جواب میں تم عفو ودرگزر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ خود ہی اپنا فیصلہ نافذ کر دے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ)

''تمہارا قرض دار تنگ دست ہو، تو ہاتھ کھلنے تک اُسے مہلت دو اور جو صدقہ کر دو، تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔''

ہمارے دین حنیف کے بڑے بڑے محاسن اور خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ دین، رواداری، عفو ودرگذر، رحمت، آسانی اور انسانیت کا دین ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

''انہیں معاف کر دینا چاہیے اور درگذر کرنا چاہیے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے؟''

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب ترین دین کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

عفو ودرگذر اور رواداری پر مشتمل خالص دین، اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ دین اسلام کے خصائل بہت ہی آسان اور عفو ودرگذر پر مشتمل ہیں۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو یہ خصائل بہت زیادہ محبوب ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر رحم فرمائے جو خرید وفروخت اور مطالبے کے وقت عفو ودرگذر سے کام لیتا ہے۔

آپ ﷺ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبر اور عفو ودرگذر کرنا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے آدمی کے بارے میں نہ بتاوں جس پر جہنم کی آگ حرام ہے؟ صحابہ نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شخص جو قریب رہے اور نرمی اور آسانی والا معاملہ کرے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: یہ دین آسان ہے، جو شخص دین میں تشدد سے کام لیتا ہے وہ دین پر عمل کرنے سے مغلوب ہو جاتا ہے، لہٰذا میانہ روی اختیا کرو، غلو سے اجتناب کرو اور خوشخبریاں دینے والے بن جاو۔

ان کے علاوہ بھی قران وسنت میں بے شمار دلائل ہیں جو ہمیں عفو ودرگذر، میانہ روی، بردباری، صبر اور آسانی جیسے اوصافِ حسنہ سے متصف ہونے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ جن دلائل سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ عفو ودرگذر ایسا بلند اور عظیم وصف ہے کہ جو دین کے تمام جوانب میں مطلوب ومقصود ہے۔ چاہے اس کا تعلق عبادات سے ہو یا معاملات اور روزمرہ کے امور سے، یا پھر لین دین، قرض کے مسائل اور خرید وفروخت سے متعلقہ امور سے ان کی نسبت ہو۔ اسی طرح زندگی کے تمام شعبوں میں ہر طبقہ کے لوگوں کے ساتھ معاملات کرتے ہوئے بھی رواداری کو مدنظر رکھا جائے گا۔

بلا استثناء ہر کسی کے ساتھ درگذر والا معاملہ کیا جائے گا۔ افرادِ معاشرہ میں والدین سب سے زیادہ ہمارے اس اخلاق کے مستحق ہیں۔ ان کے بعد بیوی، بچے، اہل و عیال، ہمسائے، دوست احباب اور تمام لوگ بھی ہمارے عفوودرگذر کے حق دار ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے معاملہ کرتے ہوئے اور تمام لوگوں سے معاملات نمٹاتے ہوئے اس عظیم خوبی سے کام لے۔ اس کی زندگی عفوودرگزر اور رواداری جیسے اوصافِ حمیدہ پر قائم ہونی چاہیے۔ ایک سچے مومن کی بلند ترین خوبیوں میں سے یہ خوبی بڑی اہمیت والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ایسے مومن کا تذکرہ کیا جسے دنیا اور آخرت میں کامیابی و کامرانی ملے گی، تو اس کے اوصاف میں ایک وصف یہ بھی بیان کیا کہ پھر (اس کے ساتھ یہ کہ) آدمی اُن لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر اور (خلق خدا پر) رحم کی تلقین کی۔ چنانچہ بندہ مومن کی عظیم ترین خوبیوں میں رواداری، رحمت، آسانی اور معافی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

سچا مومن لوگوں سے پیار کرتا اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں، وہ لوگوں سے الفت کرتا اور لوگ اس سے الفت سے پیش آتے ہیں کیونکہ وہ نرمی، آسانی اور رواداری جیسے اوصاف سے متصف ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس سخت رو، تشدد پسند' غلیظ القلب اور سنگدل انسان نہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور نہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾

''(اے پیغمبر علیہ السلام) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم اِن لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو ورنہ اگر کہیں تم تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گردوپیش سے چھٹ جاتے۔'' (ال عمران)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''مومنوں کی شان تو یہ ہے کہ وہ بڑے نرم دل اور آسانی پسند ہوتے ہیں۔''

اے مسلمانو! عفوودرگذر کرنے والا، رواداری اور حلم و بردباری والا مومن بڑی ہی سعادت والی خوشحال زندگی گزارتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو نرم دل، وسیع الظرف، روادار اور میانہ رو اشخاص بہت زیادہ پسند ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لیے خلق خدا کے دلوں میں محبت پیدا کر دیتا ہے اور لوگ ان کی طرف مائل ہوتے اور ان سے پیار کرتے ہیں۔ وسیع الظرف، کشادہ دل، نرمی پسند اور آسانی کرنے والے، انسان سے معاملات خرید وفروخت کرنے میں لوگ دلچسپی زیادہ لیتے ہیں کیونکہ اسے لوگوں کا اعتماد اور محبت حاصل ہوتی ہے لہٰذا وہ اس سے بے خوف معاملات کر لیتے ہیں کیونکہ معاملہ کرتے ہوئے ان سے اس کا سلوک بڑا ہی فراخ دلانہ اور عفوودرگذر اور نرمی پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اسے لوگوں میں کوئی برائی اور خرابی دکھائی دیتی ہے تو بھی وہ انہیں بڑی ہی نرمی، رحمت، شفقت اور لطف وکرم سے نصیحت کرتا ہے کیونکہ وہ ان کے لیے بھلائی اور اصلاح کا ارادہ رکھتا ہوتا ہے نہ کہ اس کا مقصد انہیں ذلیل وخوار کرنا، ان کے عیوب کی تشہیر کرنا یا ان کی غلطیوں اور لغزشوں کو اچھالنا ہوتا ہے۔

ایک سچا مومن بڑا ہی روادار اور رحیم ہوتا ہے، اپنے مزدوروں، خادموں، دوستوں، ہمسایوں اور ہر کسی سے معاملہ کرتے ہوئے بڑی شفقت سے کام لیتا ہے، یہاں تک کہ حیوانات سے بھی بڑی نرمی اور رواداری والا برتاو کرتا ہے۔

عفوودرگزر، رحم وشفقت اور رواداری سے متصف انسان کے چہرے سے ہی نرمی اور معافی و درگزری کے آثار واضح دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا آدمی ہمیشہ ہشاش بشاش، خوش وخرم اور ہنس مکھ دکھائی دیتا ہے اور ہمیشہ اس کے چہرے پر خوشی چھائی رہتی ہے۔ جبکہ اس کے برعکس سنگدل اور سخت رو انسان کے چہرے اور پیشانی پر تیوریاں اور بل واضح دکھائی دیتے ہیں۔ چونکہ اس نے خود اپنے اوپر سختی کی تھی اس لیے اللہ نے بھی اس کی زندگی تنگ کر دی۔ چنانچہ وہ خود، اس کے اہل وعیال اور اس کے قریبی لوگ زندگی کی آسائشوں اور خوشیوں سے استفادہ نہیں کر پاتے۔

ایک سچا مومن بڑا ہی روادار اور رحیم ہوتا ہے، اپنے مزدوروں، خادموں، دوستوں، ہمسایوں اور ہر کسی سے معاملہ کرتے ہوئے بڑی شفقت سے کام لیتا ہے، یہاں تک کہ حیوانات سے بھی بڑی نرمی اور رواداری والا برتاو کرتا ہے۔

معزز سامعین، محترم بھائیو! کتنی عجیب بات ہے کہ سمجھ بوجھ سے محروم حیوانات سے بھی مومن کا معاملہ کتنا نرمی والا ہوتا ہے۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے حصول کا بہترین ذریعہ رواداری اور عفوودرگذر ہے۔

اے مسلمانو! شرعی علوم کا طالب علم تو بردباری اور رواداری جیسی خوبی کا زیادہ حق دار ہے۔ اپنے استاد اور طالب علم ساتھیوں کیساتھ اس کا رویہ بڑا ہی کشادہ دلی اور فراخ دلی والا ہونا چاہیے۔ علمی مسائل میں اگر کہیں اختلاف ہو جائے تو بڑی بردباری اور تحمل و برداشت سے کام لیتا ہے۔ کسی مسئلے میں بحث کرتے وقت، اپنے دلائل دیتے ہوئے اور دوسرے کی رائے کا احترام کرنے میں وہ بڑا فراخ دلانہ، وسعتِ ظرفی اور نرم مزاجی کا برتاو کرتا ہے۔ علماء کے اقوال پر تعصب کرنے کی بجائے اس کا ماننا ہوتا ہے کہ چاروں ائمہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ، دین کے بلند پایہ علماء اور اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے ولی لوگ تھے۔ ایک اچھا طالب علم اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ یہ سب ائمہ کرام مجتہد تھے، انہیں ان کے اجتہاد کا اجروثواب اللہ تعالیٰ سے ضرور ملے گا، چنانچہ کسی ایک امام کی بات کی وجہ سے دوسرے ائمہ کی بات کو صرف اس لیے نہیں ٹھکراتا کہ وہ اس کے مذہب سے متصادم ہے، کیونکہ ایسا کرنا اسلام کے نظامِ عفوودرگذر، رواداری، آسانی اور سہولت کے خلاف ہے، مذاہب اسلامیہ کے مابین رواداری، برداشت، انصاف، رحمت وشفقت، ایک دوسرے کے لیے عذر تلاش کرنا اور ائمہ کے اقوال کا غلط مطلب نہ نکالنا اسلام کے ان عظیم محاسن میں سے ہیں جن کے لیے شریعت نے رغبت دلائی اور اس کا حکم دیا ہے۔ امام ابوحنیفہ، مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ جیسے کبار ائمہ کرام کے مابین مودت ومحبت عزت واحترام کا مضبوط تعلق قائم تھا۔ انہیں ایک دوسرے کے مقام ومرتبے کا بھی احساس تھا۔ اختلاف رائے کے وقت وہ انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دیتے تھے۔ اپنے شاگردوں اور اردگرد کے لوگوں کی تربیت بھی انہوں نے مذہبی رواداری، برداشت اور باہمی رحمت وشفقت کے بنیادی اصولوں پر کی تھی۔ مختلف چھوٹے چھوٹے مسائل میں اختلاف رائے کی وجہ سے مذہبی تعصب، لڑائی جھگڑے، نااتفاقی، بغض وناپسندیدگی اور نفرت وغیرہ کی اسلام میں کوئی

گنجائش نہیں ہے۔ اسلام کے نظامِ رواداری، بڑے بڑے علماء اسلام اور چاروں مشہور ائمہ کے اخلاق سے بھی یہ چیزیں متصادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین الٰہی کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

''سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''

دوسرا خطبہ

امابعد:

مسلمانو! دشمنان اسلام اپنے میڈیا اور دیگر ذرائع میں دانستہ جھوٹ نشر کر رہے ہیں کہ اسلام شدت پسندی، دہشت گردی اور انتہا پسندی کا دین ہے۔ در اصل وہ اسلام کا چمکتا دمکتا چہرہ بدنما بنانا چاہتے ہیں۔ دین اسلام تو بھائی چارے، رحمت، عفو ودرگذر، آسانی اور کشادگی کا دین ہے۔ دیکھیے یہ دنیا میں کس تیزی کیساتھ پھیل رہا ہے اور کس قدر مقبولیت اور محبت حاصل کر رہا ہے۔ اتنی رحمت اور کشادگی کسی دوسرے دین میں نہیں پائی جاتی جتنی اس دین میں پائی جاتی ہے۔

یہ بات تو ہر فرد کو معلوم ہے کہ غیر مسلم یہودی، عیسائی، مجوسی اور بت پرست، مسلمان حکومت میں سالہا سال اپنے تمام حقوق اور معاہدوں کے تحفظ کے ساتھ بہترین زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ انہیں مسلمانوں نے امن وامان بھی فراہم کیا اور ان کے حقوق بھی محفوظ رکھے، ان کے ساتھ کسی نے زیادتی کی نہ غیروں کو ان پر ہاتھ اُٹھانے کی اجازت ہی دی گئی۔ اس تاریخی حقیقت کا کسی ہٹ دھرم کے سوا اور کون انکار کر سکتا ہے؟ جو یہودی اور عیسائی مسلمان حکومت کے دور میں رہے ہیں انہوں نے مسلمانوں کا عدل وانصاف دیکھا ہے۔ وہ اس کی رحمت کے گواہ بھی ہیں اور اس کی حفاظت بھی انہیں حاصل رہی ہے۔ اسلام نے انہیں اہل الذمہ یعنی معاہدوں والے کا نام دیا ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ ان کے حقوق وواجبات کا بوجھ مسلمانوں کے کندھے پر رہتا ہے۔ فقہاء نے اپنی کتابوں میں اہل الذمہ کے حقوق پر کئی باب مرتب کیے ہیں اور تفصیل سے بتایا ہے کہ مسلمانوں کے سر اہل الذمہ کے کیا حقوق وواجبات ہیں۔ یہ اسلام ہی کا عالی اور بہترین، رحمت، آسانی اور بھائی چارے والا تعامل تھا کہ جس کو دیکھ کر لوگ متاثر ہوتے اور جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہوتے جاتے تھے۔ ہائے افسوس کہ آج کے لوگ ان حقائق سے صرف نظر کرتے ہوئے اسے دہشت گردی کا دین قرار دیتے ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں کہ دین دہشت گردی، تشدد، انتہا پسندی اور بنیاد پرستی کا دین ہے۔

نبی اکرم ﷺ اہل کتاب کی دعوتیں بھی کیا کرتے تھے، ان کے گھروں میں بھی جاتے تھے اور ان کے مریضوں کی تیمار داری بھی کیا کرتے تھے۔ یہودیوں کی اولاد کو اپنے یہودی والدین سے بہترین تعامل کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ آپ ﷺ اہل کتاب، اہل الذمہ، مشرکین اور دیگر کافروں کے ساتھ انتہائی عمدہ تعامل کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے غیر مسلموں پر ناحق ہاتھ اُٹھانے والے کو سخت وعید سنائی ہے کہ وہ کبھی جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔ آپ ﷺ نے ان کے خون بہانے، ان پر زیادتی کرنے، ان کی عزتوں پر حملہ کرنے، ان کے اموال پر ہاتھ ڈالنے اور ان کی عزت نفس تک کو مجروح کرنے کو حرام ٹھہرایا ہے۔ آپ ﷺ نے تو ان پر ظلم کرنے اور انہیں ایسے کام کا حکم دینے سے منع فرمایا ہے جو وہ نہ کر سکیں۔

غیر مسلموں کے ساتھ اسلام کے اعلیٰ اور بہترین تعامل کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ اسلام نے دورانِ جنگ عورتوں، بچوں اور بوڑوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

غیر مسلموں کے ساتھ اسلام کے اعلیٰ اور بہترین تعامل کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ اسلام نے دورانِ جنگ عورتوں، بچوں اور بوڑوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ لڑائی شروع کرنے سے قبل غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی جائے، اگر وہ اسلام قبول کرنے پر راضی ہو جائیں تو ان پر حملہ نہ کیا جائے بلکہ ان کی جان ومال سے اپنے ہاتھ اُٹھا لیں، تاہم اگر وہ دین اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو انہیں دار اسلام میں رہنے کی اجازت اس صورت میں دی جائے کہ وہ جزیہ دینے پر راضی ہو جائیں اگر وہ اس پر آمادہ ہو جائیں تو جانیں، مال اور عزتیں محفوظ رکھنے کی ذمہ داری اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ لیکن اگر وہ اس پر بھی راضی نہ ہوں تو ان سے جنگ کی جاسکتی ہے۔ یہ تعامل دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق، عمدہ تعامل اور عفو ودرگذر کی بہترین مثال ہے۔

آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ جب بھی وہ کوئی جگہ فتح کریں تو اس جگہ کے رہائشیوں کا خیال رکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب آپ کوئی شہر فتح کرو تو اس کے رہائشیوں کے ساتھ بہترین معاملہ کرو کیونکہ ان کے ساتھ آپ کا معاہدہ بھی ہے اور رشتہ داری بھی۔

دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ اسلام کے عمدہ تعامل کی مثال یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے عیسائیوں کے نجرانی وفد کا استقبال اپنی مبارک مسجد میں فرمایا، نہ صرف ان کی مہمان نوازی کی، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انہیں اپنی نماز مسجد نبوی میں ادا کرنے کی اجازت بھی دی۔ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ انتہائی رحمت ونرمی والا معاملہ فرمایا۔ اللہ کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو آپ ﷺ پر۔

اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت ثُمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے سے قبل تین دن تک مسجد نبوی کے ستون سے باندھے رکھا تاکہ وہ دین اسلام کی رحمت، رواداری کو قریب سے دیکھ لیں، پھر جب انہوں نے دیکھ لیا کہ دین اسلام کس قدر رحمت، مودت اور محبت بھرا دین ہے، تو بے حد متاثر ہوئے اور تین دن بعد اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

اسی طرح آپ ﷺ کا ایک یہودی غلام تھا جو ان کی خدمت کیا کرتا تھا، جب اس غلام نے آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق، مودت، رحم دلی اور رواداری کو قریب سے دیکھا تو وہ بھی اپنی زندگی کے آخر میں مسلمان ہو گیا۔ جب وہ بیمار ہوا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سامنے دین اسلام کی دعوت پیش کی، غلام اپنے والد کی طرف دیکھنے لگا، اس پر اس کے یہودی والد نے کہا: ابا القاسم کی بات مان لو! یوں غلام نے اسلام قبول کر لیا اور آپ ﷺ بے حد خوش ہوئے۔ نکلتے ہوئے فرمایا: تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اس غلام کو دوزخ کی آگ سے محفوظ کر لیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہل الذمہ میں سے ایک یہودی کو مسجد کے دروازے پر بھیک مانگتے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ کو ترس آ گیا اور فرمایا: بخدا ہم نے

باقی صفحہ 18 پر

اسلام... امن وسلامتی کا دین

تحریر: جناب ڈاکٹر صہیب احمد

دورِ حاضر کے ذرائع ابلاغ دہشت گردی کا لفظ بکثرت استعمال کر رہے ہیں اور بعض سیاسی عناصر یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش بھی کر رہے ہیں کہ نعوذ باللہ اس کا رشتہ اسلام سے ہے۔ جبکہ تشدد اور اسلام میں آگ اور پانی جیسا بیر ہے' جہاں تشدد ہو وہاں اسلام کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح جہاں اسلام ہو وہاں تشدد کی ہلکی پرچھائیں بھی نہیں پڑ سکتیں۔ اسلام امن وسلامتی کا سرچشمہ اور انسانوں کے مابین محبت اور خیر سگالی کو فروغ دینے والا مذہب ہے۔ جس کی بابت اللہ رب العزت خود فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝﴾ (البقرۃ)

''اے مومنو! امن وسلامتی میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو۔''

اسی طرح دوسرے مقام پر کچھ یوں حکم دیتا ہے:

﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا﴾ (الاعراف)

''اور زمین میں اس کی درستگی کے بعد فساد مت پھیلاؤ۔''

جبکہ تشدد کا خمیر ظلم وجور اور وحشت سے اٹھتا ہے اور خونریزی وغارتگری سے اس کی کھیتی سیراب ہوتی ہے۔ کائنات کے جملہ ادیان ومذاہب میں انسانی جان کے احترام' وقار اور امن واطمینان کے ساتھ زندگی گزارنے کے حق کو اولیت دی گئی ہے۔ ماشاء اللہ اس سلسلے میں اسلام کا درجہ سب سے عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ﴾ (الانعام)

''اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس کو قتل مت کرو مگر حق کے ساتھ۔''

ان واضح اسلامی تعلیمات کے فیض سے دنیا میں انسانی جان کے تحفظ کا حیرت انگیز منظر سامنے آیا اور دنیا میں بڑی بڑی سلطنتوں کے اندر انسانی جان کی ناقدری کے خوفناک واقعات اور ہولناک تماشوں کے سلسلے اسلام کی آمد کے بعد موقوف ہو گئے اور دہشت وخونریزی سے عالم انسانیت کو نجات ملی۔ انہی تعلیمات کے باعث ایک مختصر مدت میں عرب جیسی خونخوار قوم تہذیب وشرافت کے سانچے میں ڈھل گئی اور احترام نفس وامن وسلامتی کا علمبردار ہو کر دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گئی جس کا نقشہ قرآن کریم نے کچھ اس طرح کھینچا ہے:

﴿وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا﴾ (ال عمران: 103)

''اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔''

آج انہی اسلامی اقدار کو بدنام کرنے کی ہر چہار جانب کوششیں جاری ہیں۔

مذہب اسلام نے تشدد ودہشت گردی کی ہمیشہ مخالفت کی اور امن وسلامتی کو فروغ دینے کی تلقین کی ہے۔ اسلام کسی بھی قسم کی دہشت گردی یا ظلم وتعدی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ظلم کا بدلہ تو لیا جا سکتا ہے لیکن اگر مظلوم تجاوز کر گیا تو وہ بھی ظالم کی صف میں آجائے گا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''اور ان سے اللہ کی راہ میں لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو' اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

مذہب اسلام نے تشدد ودہشت گردی کی ہمیشہ مخالفت کی اور امن وسلامتی کو فروغ دینے کی تلقین کی ہے۔ اسلام کسی بھی قسم کی دہشت گردی یا ظلم وتعدی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

اسی سورت میں آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے اس بات سے بھی باخبر کر دیا کہ بدلے کا معیار کیا ہونا چاہیے۔ ارشاد باری ہے:

﴿فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اسی طرح زیادتی کرو جو تم پر کی اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔''

یعنی بدلہ لیتے وقت یہ بات ملحوظ رہے کہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور اس کی گرفت بہت سخت ہے۔

دہشت گردی اور تشدد کے سلسلے میں اسلام کا موقف بالکل صاف اور واضح ہے کہ اسلام قتل ناحق کا مخالف ہے جس کی وعید قرآن کریم کچھ اس طرح بیان کرتا ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ (المآئدۃ)

''جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو' قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔''

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ کے ساتھ شرک کرنا یا کسی کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اللہ کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔'' (بخاری)

آج اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ مسلمان پوری کائنات میں اپنی دہشت گردی کے ذریعے اسلام پھیلانا چاہتے ہیں جبکہ قرآن کریم نے خود ان کے ان باطل افکار کی تردید کی ہے:

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾ (البقرۃ)

''دین میں کوئی زبردستی نہیں' سیدھی راہ غلط راہ سے الگ کر کے دکھائی جا چکی ہے۔''

اسی طرح قرآن کریم دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (الانعام)

''اور جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتے ہیں انہیں گالی مت دو۔''

اسلام مذہبی عقائد اور اشاعت دین کے سلسلے میں نہایت انسان دوست اور بردبار ہے۔ جبراً کسی پر بھی کوئی چیز تھوپنے کی یا حلق سے اتارنے کی کسی کو اجازت نہیں دی۔ اگر اسلام کا نام لے کر کہیں بھی اور کوئی بھی دہشت گردی یا تشدد کا مظاہرہ کرتا ہے تو حقیقت میں وہ مسلمان نہیں بلکہ مذہب اسلام سے ایک انحراف اور شریعت محمدیہ میں ایک تحریف کا فعل بد ہے جسے شریعت اسلامیہ کے بدترین استحصال پر محمول کیا جائے گا۔ اسلام اذیت پسندی اور فساد انگیزی کا روادار نہیں۔ اسلام میں صرف مسلم معاشرہ کے اندر کسی بھی اختلاف کو ختم کرنے کے سلسلے میں تشدد سے کنارہ کشی کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ بین الاقوامی سطح یا ایک خطے یا سرزمین پر رہنے والے مختلف مذاہب وادیان کے لوگوں کے ساتھ بھی اعلیٰ درجے کے حسن اخلاق کی ہدایت دی ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝﴾ (الممتحنة)

''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمہیں جلا وطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

مذہب اسلام نے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے اور ظالم کے روبرو حق کہنے پر زور دیا ہے اور اسے ایک حقیقی مومن کا ضروری وصف قرار دیا ہے۔ اسلام نے جہاں انسانی جان کی حرمت کا اعلان کیا ہے وہیں یہ بھی وضاحت کی ہے کہ فتنہ وفساد برپا کرنے اور انسانوں کا خون بہانے والوں کو معاف بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝﴾ (الزلزال)

''پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔''

اس کے باوجود دور حاضر میں جب بھی دہشت گردی موضوع بحث بنتی ہے تو مغربی دانشور بالعموم اسلامی تحریکوں کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں اور بالخصوص فرشتہ صفت علمائے اسلام نشانہ بنائے جاتے ہیں جبکہ قرآن صریح لفظوں میں بیان کرتا ہے:

﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝﴾ (فاطر)

''اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں' واقعی اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے۔''

حالانکہ اس سلسلے میں اب تک کوئی مبینہ ثبوت فراہم نہیں کیا جاسکا' اس لیے اسلامی تحریکوں یا اسلامی بیداری کے مخالفین کا یہ رویہ عدل وانصاف کے قطعی منافی ہے۔

دہشت گردی ایک وحشیانہ فعل ہے اور اسلام کے تہذیبی نظام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام انسان کو صرف خدا کا خوف دلاتا ہے لہٰذا وہ کسی انسان کو اس کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ لوگوں کو اپنا خوف دلائے اور انہیں خوف زدہ کر کے اپنے اغراض ومفادات حاصل کرے۔ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب محمد ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے حکم دیا:

﴿فَذَكِّرْ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝﴾ (الغاشية)

''پس آپ نصیحت کر دیا کریں (کیونکہ) آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں' آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔''

معاشرے میں کشیدگی اسلام کو گوارا نہیں' وہ تو ہر قسم کی کشمکش اور چپقلش ختم کر کے ایک پرامن ماحول میں افراد کے درمیان الفت ومودت اور فلاحی کاموں میں اشتراک وتعاون کے مواقع پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا﴾ (ال عمران: 103)

''اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی' پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔''

تاکہ بندگان خدا یکسوئی کے ساتھ اپنی اور کائنات کی تخلیق کے مقاصد کی تکمیل میں بے روک ٹوک مشغول ہو جائیں' دنیا میں اخلاص اور خدا ترسی کے ساتھ نیک اعمال کر کے آخرت کی کامیابی کا سامان مہیا کریں اور اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے مستحق قرار پائیں:

﴿فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾ (البقرة)

''تو جو میری راہ پر چلا تو ان پر کوئی ڈر یا غم نہیں۔''

حاصل کلام یہ ہے کہ اسلامی تاریخ' روایات اور مزاج اس بات کے گواہ ہیں کہ اس نے کبھی دہشت گردی اور تشدد کی اجازت نہیں دی اور دنیا میں جو اس نے عظیم انقلاب برپا کیا وہ اپنے اخلاق حسنہ کے زور پر کیا جسے ہم صالح اور پرامن انقلاب کا عنوان دے سکتے ہیں۔

دہشت گردی ایک وحشیانہ فعل ہے اور اسلام کے تہذیبی نظام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں' اسلام انسان کو صرف خدا کا خوف دلاتا ہے لہٰذا وہ کسی انسان کو اس کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ لوگوں کو اپنا خوف دلائے اور انہیں خوف زدہ کر کے اپنے اغراض ومفادات حاصل کرے۔

حرمین تیری عظمت پر جان بھی قربان ہے

15 اپریل 2015 بروز بدھ جامع مسجد محمدی اہل حدیث لیہ میں ایک عظیم الشان کانفرنس ہوئی جس کی صدارت حافظ عبدالغفار حسن امیر ضلع لیہ نے کی۔ آغاز حافظ احمد جبار کی تلاوت سے ہوا۔ علامہ طارق محمود یزدانی نے اپنے پرجوش خطاب میں عظمت حرمین بیان کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہم اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر سکتے ہیں لیکن حرمین کی طرف دیکھنے والی ہر بری آنکھ کو نکال دیں گے۔ اس موقع پر حافظ اقبال قصوری اصلاح معاشرہ اور قاری عبدالرحیم کلیم نے دلسوز انداز میں عظمت قرآن پر خطاب فرمایا۔

رپورٹ: حافظ محمد اشتیاق' ناظم نشر واشاعت مرکزیہ ضلع لیہ

نصرتِ الٰہی کا حصول کیسے؟

تحریر جناب امیر افضل اعوان

اسلام دنیا کو دارفانی قرار دیتے ہوئے انسان کی مکمل راہنمائی کے ساتھ ساتھ اسے دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لئے ایک مکمل ضابطہ فراہم کرتا ہے۔ یہاں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ اس دنیا کی کسی بھی چیز یا فرد کو دوام نہیں بلکہ یہاں آنے والے ہر ذی روح کو ایک نہ ایک دن یہاں سے رخصت ہوجانا ہے اور آئندہ آنے والی ابدی زندگی میں یہاں بسر کئے گئے روز وشب، اعمال وافعال کی بنیاد پر ہی سزا اور جزاء سے نواز جائے گا۔ دنیاوی زندگی کے حوالہ سے قانون قدرت ہے کہ اسی قوم یا ملت کو عروج وکمال سے سرفراز کیا جاتا ہے جو کہ ثابت قدمی سے خود کو اس لائق ثابت کرئے۔ اس حوالہ سے کچھ خاص اسباب وعوامل ہیں کہ جن کا اختیار کرنا کسی بھی قوم وملت کے لئے ضروری ہے اور ان میں کلمہ طیبہ کی صورت میں کئے جانے والے عہد سے وفا یعنی توحید الٰہی اور محمد مجتبیٰ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے محبت اور اس کا عملی اظہار سرفہرست ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ پاک کی مدد ونصرت صرف اسی صورت میں میسر آتی ہے کہ افراد امت توحید پر کاربند ہوجائیں، تعلیمات محمدی ﷺ کو شعار بنالیں اور شرک ومعاصی سے مکمل کنارہ کشی اختیار کرلیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف انہی کا حامی ومددگار ہے جو ایمان رکھتے ہوں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کوئی شخص، قوم یا ملت توحید پر کاربند ہوئی تو نصرت خداوندی اس کی ہم رکاب رہی اور جب اللہ پاک کی نصرت ومدد میسر ہو تو پھر دنیا کی ساری قوتیں بھی ایک جانب ہوجائیں تب بھی کوئی آپ کا بال تک بیکا نہیں کرسکتا اور نہ ہی آپ کو کسی چیز کی کمی کا احساس ہوگا۔

قانون فطرت کے مطابق جب کوئی توحید کو اپنا اوڑھنا، بچھونا بنالے تو قرآنی وعدوں کے مظاہر بھی بچشم خود دیکھے جاسکتے ہیں۔ پھر نہ تو دشمن کے ہتھکنڈے کسی کام کے رہتے ہیں اور نہ ہی اغیار کی شان وشوکت اور رعب ودبدبہ مسلمانوں پر غلبہ پاسکتا ہے۔ نصرت خداوندی کے حوالہ سے قرآن کریم میں فرمایا جارہا ہے کہ

﴿وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝﴾(ال عمران)

''مدد تو اللہ کی طرف سے ہے جو غالب وحکمت والا ہے۔''

یعنی اللہ پاک کے سوا کسی کی مدد کوئی معنی نہیں رکھتی اور مدد تو صرف اللہ رب العزت کی طرف سے ہی ہے۔ قرآن مجید میں دنیاوی قوتوں کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کفار کے حوالہ سے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا جارہا ہے کہ

﴿بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝﴾

''(کافر تمہارے خیر خواہ نہیں) بلکہ تمہارا خیر خواہ تو اللہ ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے۔''

اسی طرح قرآن کریم میں ایک اور مقام پر مزید واضح کردیا گیا کہ اللہ کے سوا کوئی مدد کرنے والا ہے کہ نہیں؟

﴿وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝﴾(الاعراف)

''اور جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد کیا کریں گے وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کرسکتے۔''

اس معاملہ کی حقیقت سے پردہ کشائی کرتے ہوئے اللہ پاک خود ارشاد فرماتے ہیں کہ

﴿اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝﴾

''اگر اللہ تمہاری مدد فرمائے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا، اور اگر وہ تمہیں بے سہارا چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرسکے؟ اور مؤمنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے''

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا جارہا ہے کہ

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝﴾(النحل)

''بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں۔''

غور فرمایئے کہ ان آیات قرآنی میں ایک آفاقی سچائی اور قانون قدرت کو کس قدر وضاحت کے ساتھ پیش کردیا گیا کہ کہیں بھی کسی شخص کے لئے کوئی ابہام باقی نہیں رہتا۔

دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں اللہ رب العزت نے عہد وفا نبھانے والوں کو ہمیشہ اپنی مدد ونصرت سے سیراب کیا اور دونوں جہانوں میں کامیابی وکامرانی ان کا مقدر بن گئی جب کہ اس عہد سے روگردانی کرنے والوں کو دنیا نے اپنے قدموں تلے روند ڈالا اور ان میں سے بیشتر کا تو نام بھی داستانوں میں باقی نہیں اور جن کا ذکر تاریخ میں موجود ہے انہیں آنے والوں کے لئے نشان عبرت بنا دیا گیا۔ اللہ پاک سے عہد وفا نبھانے اور دین پر کاربند رہنے والوں بارے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں اللہ رب العزت نے عہد وفا نبھانے والوں کو ہمیشہ اپنی مدد ونصرت سے سیراب کیا اور دونوں جہانوں میں کامیابی وکامرانی ان کا مقدر بن گئی

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾(التوبة)

''مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں جو بھلے کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں، وہ نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائے گا بلاشبہ اللہ سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔''

اسی باب میں ایک اور مقام پر فرمایا گیا ہے کہ

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ

﴿يُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝﴾ (محمد)

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔''

اس آیت مبارکہ میں اس ازلی قانون فطرت کی وضاحت کردی گئی کہ اگر دین کے راستے پر ثابت قدمی سے کاربند رہا جائے گا تو نصرت خداوندی کچھ دور نہیں۔ اس حوالہ سے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ

﴿وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝﴾ (الحج)

''جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا، بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔''

اللہ پاک نے اپنی نصرت کے حوالہ سے اہل ایمان اور دیگر اقوام و افراد کی تفریق واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

﴿وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (الجاثیة)

''بلاشبہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور پرہیزگاروں کا دوست اللہ ہے۔''

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا جارہا ہے کہ

﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (الروم)

''ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔''

غور فرمایئے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے از خود مومنوں کی مدد کو اپنے اوپر لازم قرار دیدیا ہے اور اگر نصرت خداوندی نصیب بن جائے تو بھلا کسی اور بات یا چیز کی ضرورت ہی کب باقی رہتی ہے۔

قرآن پاک میں کامیابی و کامرانی کا نسخہ کیمیا بیان کردیا گیا ہے کہ اللہ پاک کی نصرت کے بغیر کامیابی کا کوئی تصور نہیں اور اللہ پاک کی مدد صرف دین حق پر کاربند رہنے سے ہی میسر آئے گی اور وہ جنہوں نے اس امر کو جھٹلایا ان کے لئے درد ناک عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ اس حوالہ سے اللہ پاک کا فرمان ہے کہ

﴿وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝﴾ (البقرة)

''اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کے لیے کوئی سفارش قبول ہوگی اور نہ اس کی طرف سے بدلہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔''

اسی حوالہ سے ایک اور مقام پر فرمایا جارہا ہے کہ

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (العنکبوت)

''جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنا رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ (بھی اپنا ایک) گھر بناتی ہے، بلاشبہ مکڑی کا گھر سب گھروں سے زیادہ بودا ہوتا ہے، کاش انھیں (اس حقیقت کا) علم ہوتا۔''

اللہ حاکم و خالق حقیقی کی طاقت، قوت اور اختیار بارے ایک جگہ کہا جارہا ہے کہ

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ۝﴾ (التوبة)

''آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کے لئے ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی سرپرست اور مددگار نہیں۔''

روز آخرت میں اللہ تعالیٰ کی نصرت بارے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝﴾ (غافر)

''یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیا میں بھی کریں گے، اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہونگے۔''

منکرین کے حوالہ سے بہت زیادہ وضاحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے کہ

﴿وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝﴾ (الجاثیة)

''اور انہیں کہا جائے گا کہ آج ہم تمہیں ایسے ہی بھلا دیں گے جیسے تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور اب تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار بھی نہیں۔''

ان آیات مبارکہ میں دنیا و آخرت میں اللہ پاک کی نصرت بارے تفصیلی بیان کردیا گیا تاکہ اس سے راہنمائی لے کر انسان اپنی دنیا و آخرت کو سنوار سکے۔

اسلام میں نصرت خداوندی کو زمین میں اصلاح اور مومنوں کی امداد سے مشروط کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں مذکور ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو، ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو جب کوئی مظلوم ہوتا ہے اس کی مدد کرتا ہوں، تو فرمایئے کہ ظالم کی مدد کس طرح کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اسے ظلم کرنے سے روک دے یہی اس کی مدد ہے۔'' (صحیح بخاری)

قرآن پاک میں کامیابی و کامرانی کا نسخہ کیمیا بیان کردیا گیا ہے کہ اللہ پاک کی نصرت کے بغیر کامیابی کا کوئی تصور نہیں اور اللہ پاک کی مدد صرف دین حق پر کاربند رہنے سے ہی میسر آئے گی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا مسلمانوں کی امداد پر زور دیا، ایک اور حدیث پاک میں اسماعیل بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ دونوں کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی آدمی ایسا نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو رسوا کرے ایسی جگہ کہ جہاں اس کی عزت و حرمت لوٹی جارہی ہو اور اس کی آبرو کم کی جارہی ہو مگر یہ کہ اللہ اسے ایسے موقع پر رسوا فرمائیں گے جہاں وہ اس کی مدد چاہتا ہوگا۔ اور کوئی آدمی ایسا نہیں جو کسی مسلمان کی مدد کرے ایسی جگہ جہاں اس کی عزت کم کی جارہی ہو، اور اس کی آبرو لوٹی جارہی ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایسے مقام میں مدد فرمائیں گے جہاں وہ اللہ کی مدد چاہتا ہوگا۔'' (سنن ابوداؤد)

غور فرمایئے کہ کسی مسلمان کی امداد کی کس قدر اہمیت بیان کی گئی ہے۔

سیدنا سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی مشکل کے وقت اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت (شرعی، اخلاقی) پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ اس کی حاجت روائی میں لگے رہتے ہیں اور جو کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کرتا ہے اللہ اس کی وجہ سے اس کی قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف دور فرمائیں گے اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔'' (سنن ابوداؤد)

اس حدیث پاک میں بڑی وضاحت کے ساتھ بتادیا گیا ہے کہ کسی مسلمان کی تکلیف دور کرنے اور اس کی حاجت روائی کو مقدم رکھنے والے مسلمان کی دنیا و آخرت میں مدد کی جائے گی۔

ایک اور حدیث پاک میں اس حوالہ سے منقول ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے لہٰذا وہ اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرے، جھوٹ نہ بولے اور اسے اپنی مدد و نصرت سے محروم نہ کرے۔ ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، و مال اور خون حرام ہے، تقوی یہاں ہے یعنی دل (آپ ﷺ نے اشارہ کیا) کسی شخص کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔'' (جامع ترمذی)

ان آیات و احادیث مبارکہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو کوئی ابہام باقی نہیں رہتا کہ اللہ پاک کی مدد شامل حال نہ ہو تو دنیا و آخرت میں کامیابی کا کوئی تصور نہیں اور مسلمانوں کا توحید الٰہی کو اپنا کر شریعت محمدی ﷺ کو اپنے تمام معاملات میں صحابہ کرام کی طرح اپنانا ہی دونوں جہانوں میں کامیابی کا ضامن ہے۔

دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں اپنے دین حق پر کاربند رہتے ہوئے صرط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے اور کبھی بھی اپنی مدد سے محروم نہ رکھے۔ آمین!

غزوۂ ابواء.... یا غزوۂ ودّان

تحریر: جناب پروفیسر ابوحمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی

ابواء کا محل وقوع اور تاریخی اہمیت:

یہ مقام مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو جاتے ہوئے 'الجحفہ' سے تقریباً ۲۳ میل اور مستورہ سے تقریباً ۲۸ کلومیٹر بجانب غرب واقع ہے۔ اس وادی کا طول تقریباً ۱۲ کلومیٹر اور عرض تقریباً ۳ کلومیٹر ہے۔ اسے شمال کی جانب سے ایک پہاڑ نے گھیرا ہوا ہے اور جنوب کی سمت میں تقریباً ۵۰۰ میٹر تک سیاہ پتھروں پر مشتمل ٹیلے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔

آج کل اس مقام کو ''الخریبہ'' کہتے ہیں۔ عہد رسالت میں یہاں بنوضمرہ، بنوکنانہ اور بنوغفار کے قبائل آباد تھے۔ ۵۷۵ء یا ۵۷۶ء میں رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ آپ کو ہمراہ لے کر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئیں تاکہ اپنے میکے اور آنحضرت ﷺ کے ننہال بنونجار سے ملاقات کرائیں۔ بنونجار کا قبیلہ رسول اکرم ﷺ کے دادا سردار عبدالمطلب کا بھی ننہال تھا۔

مدینہ منورہ سے واپسی پر راستے میں آپ کی والدہ ماجدہ بیمار پڑ گئیں اور ابواء کے مقام پر ان کا انتقال ہو گیا۔ انہیں وہیں دفن کر دیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً چھ سال اور آپ کی والدہ کی عمر تقریباً ۳۰ سال تھی۔

سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا: آنحضرت ﷺ کی ایک خادمہ، جن کا اصل تعلق حبشہ سے تھا، ان کا اصل نام تو ''برکۃ'' ہے البتہ انہیں ''ام ایمن'' کی کنیت سے شہرت ملی۔ اس سفر میں وہ بھی ہمراہ تھیں۔ انہوں نے آپ کو اپنی نگہداشت میں لیا اور مکہ مکرمہ آکر آپ کو آپ کے دادا سردار عبدالمطلب کی خدمت میں پہنچا دیا۔

مدفن امِ رسول: ابواء میں داخل ہوں تو دائیں ہاتھ پر واقع ایک چھوٹی سی پہاڑی پر ''سیدہ آمنہ'' کی قبر ہے۔ اس کے چاروں طرف پتھر رکھے ہوئے ہیں۔ اس لیے یہ دور ہی سے نظر آجاتی اور پہچانی جاتی ہے۔

ودّان: یہ لفظ ''ودّ'' سے مشتق ہے۔ اس کا معنی ہے ''محبت''۔ یہ مقام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ''الفرع'' نامی پہاڑوں کے نواح میں واقع ہے۔ جو ''ھرشیٰ'' سے تقریباً دس کلومیٹر اور ''ابواء'' سے تقریباً تیرہ کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔

غزوہ: اہل اسلام اور کفار کے مابین سب سے پہلا غزوہ اسی علاقے میں پیش آیا۔ اس لیے اسے ''غزوۂ ابواء'' یا ''غزوۂ ودان'' بھی کہتے ہیں۔

''ابواء'' اور ''ودّان'' کے درمیان تقریباً دس کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ صاحب الطبقات امام محمد بن سعدؒ کے بیان کے مطابق یہ اولین غزوہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے تھے۔ آپ ماہ صفر ۲ھ میں ساٹھ ستر مہاجرین کو ہم راہ لے کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ اس دستے میں ایک بھی انصاری شامل نہیں تھا۔

آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ میں سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور آپ قریش کے ایک تجارتی قافلے کو روکنے کی غرض سے روانہ ہوئے تھے مگر وہ قافلہ آپ کے یہاں پہنچنے سے پہلے نکل چکا تھا۔ اس لیے آپ کا کسی سے تصادم نہ ہوا۔ البتہ قبیلہ بنوضمرہ کے رئیس مخشی بن عمرو ضمری کے ساتھ امن وامان کا ایک معاہدہ طے پایا کہ رسول اللہ ﷺ بنوضمرہ پر حملہ نہیں کریں گے اور وہ بھی نہ تو مسلمانوں کے خلاف خود کوئی کاروائی کریں گے اور نہ مسلمانوں کے خلاف کسی کاروائی میں حصہ لیں گے اور مسلمانوں کے کسی بھی دشمن اور مخالف کی مدد نہیں کریں گے۔ اس معاہدے کی باقاعدہ دستاویز تیار کی گئی تھی۔

اس غزوے کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ پندرہ دن سفر میں رہے۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ پرچم بردار تھے اور پرچم سفید رنگ کا تھا۔ (البدایہ والنہایہ: ۳/۲۴۱، الرحیق المختوم: ص ۲۷۱)

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ: سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا تعلق اسی ودّان سے تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کا ان کے علاقے ابواء یا ودّان سے گزر ہوا۔ آپ احرام کی حالت میں تھے۔ میں نے حمار وحشی کا گوشت آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں اس سے قدرے دل گرفتہ ہوا، آپ میرے چہرے کے تاثرات کو بھانپ گئے اور وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم تمہارا یہ ہدیہ واپس نہ کرتے، اصل وجہ یہ ہے کہ ہم اس وقت احرام کی حالت میں ہیں۔ (بخاری: ۲۵۹۶)

سلفی دعوت

تحریر
جناب ابوعبداللہ

جب سلفی دعوت کا لفظ بولا جائے تو اس سے مراد عقیدہ وعمل میں اور سیاسی، اجتماعی ومعاشرتی اور اقتصادی امور میں امت کو کتاب وسنت کی روشنی میں سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق دعوت دینے والے سلفی حضرات مراد ہوتے ہیں۔ یہ دعوت درحقیقت اسلامی تعلیمات کو جمود وتعطل، شرک وبت پرستی، بدعات واوہام، رسم ورواج اور تقلید شخصی کے بندھنوں سے آزاد اور کسی بھی طرح کی ذہنی آلودگی سے پاک وصاف کرنے کی دعویداری کے عزم پر قائم ہے۔

خیر القرون سے آج تک کوئی دور اس دعوت کے حاملین سے خالی نہیں رہا۔ تیسری صدی ہجری تک عالم اسلام میں کوئی بھی تقلیدی مذہب جاری نہ تھا۔ اس کے بعد اسلامی تعلیم میں کچھ ایسی ایسی باتیں سامنے آنے لگیں جو اسلامی تعلیمات میں نہیں تھیں۔

جبکہ نبی ﷺ نے پیش گوئی کی تھی اور ان خطرات سے امت کو آگاہ کیا تھا کہ اپنے رب کی طرف سے جو ہدایت آئی ہے اس کے سوا کوئی ہدایت نہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کے لیے کسی طرح یہ جائز نہیں کہ وہ دوسری قوموں میں اپنا دین تلاش کریں اور ان کے رسم ورواج کو اپنا کر رواداری کا معاملہ کریں۔ کچھ لوگوں کا یہ کہنا کہ سلفیت ایک نئی تحریک ہے اور وقتی ہے، اس کو زیادہ سے زیادہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے، ایسا کہنا سو فیصد غلط ہے۔ بلکہ سلفی دعوت، اسلام کی حقیقی دعوت ہے، اس کے ذریعہ امت کو کتاب وسنت کی طرف بلانا ہے۔ سلفی دعوت کے بنیادی تین اصول ہیں جن کی طرف دعوت دی جاتی ہے:

❶ توحید ..... ❷ اتباع ..... ❸ تزکیہ

اس دعوت کے نمایاں عالم امام احمد بن حنبلؒ تھے جنہوں نے اس کو پوری وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ آپ کے زمانے میں فتنہ خلق قرآن ظاہر ہوا اور لوگوں کو اس فکر کو قبول کرنے پر مجبور کیا جانے لگا۔ آپ نے اس کا بھرپور مقابلہ کیا۔ یہاں پر واضح موقف سامنے آئے، ایک اہل رائے کا جن کا تعلق کوفہ کے دبستان فکر سے تھا اور دوسرا اہل الحدیث کا جن کا تعلق حجاز اور مدینہ کے دبستان فکر سے تھا۔ اصحاب الرائے کی خصوصیت یہ تھی کہ انہوں نے عقل کو نقل پر فوقیت وفضیلت دی جبکہ اصحاب الحدیث نے کتاب وسنت کو ہمیشہ رائے پر مقدم رکھا۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے دور میں تاتاریوں کے غلبہ سے اجنبی تہذیب وثقافت کا غلغلہ ہر طرف چھا گیا۔ سلفیت پس پردہ ہونے لگی۔ ان کی تعداد بہت کم رہ گئی۔ امام ابن تیمیہؒ کی سعی مشکور سے تجدید عمل بالکتاب والسنہ کا عمل پورے زور کے ساتھ ابھر کر سامنے آیا، جس کے نتیجہ میں امام موصوف کی وہ معرکۃ الآراء تحریریں سامنے آئیں، جن میں انہوں نے اسلام کو اپنی حقیقی شکل میں پیش کیا اور پھر اس تحریک کو ان کے شاگرد علامہ ابن قیمؒ اور امام ابن کثیرؒ جیسے علماء نے آگے بڑھایا۔

ہندوستان میں تحریک شہیدین نے اس سلفی تحریک کو جلا بخشی اور سب سے قابل ذکر ہستی سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کی ہے جو مسند ولی اللہ کے جانشین تھے جنہوں نے دعوت سلفیت کی پون صدی تک سرزمین دہلی سے آبیاری کی۔ جن کے تلامذہ دنیا بھر میں امام کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں، جن کی خدمات حدیث کو پوری دنیا خراج تحسین پیش کر رہی ہے۔

موجودہ دور میں سلفی تحریک کے حوالے سے جو غلط فہمیاں پیدا کی جا رہی ہیں وہ دراصل اسلام مخالف نظریات کی طرف سے منظم ناپاک کوششیں ہیں تاکہ اسلام کی اصل طاقت جو اس کی اصل تعلیمات میں پنہاں ہیں وہ منظر عام پر نہ آسکیں اور دنیا کو اسلام کی تعلیم سے دور رکھا جا سکے۔ کاش! مسلمان اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتے۔

تاریخ کے طالب علموں پر یہ بات مخفی نہیں کہ مسلمانوں کے زوال اقتدار کی وجہ سے عالمی سطح پر سیاسی واخلاقی ارتقاء کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

یورپی اقوام کی فکری زبوں حالی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے علم کا دروازہ عام لوگوں پر بند کر دیا تھا جبکہ ہندوستان میں علم صرف برہمنوں کے لیے خاص تھا۔ کوئی اگر اسے سیکھنا چاہتا تو جان ہتھیلی پر رکھ کر ہی سیکھ سکتا تھا۔ یورپ نے گلیلیو کی آنکھ میں سلائی اس لیے پھیر دی کہ اس نے دور بین جیسے آلے کی دریافت کی تھی۔ ایک سائنسدان کو اس لیے قتل کیا گیا کہ اس نے بے شمار ایجادات کی راہیں ہموار کی تھیں جو کلیسا کے لیے ناقابل برداشت تھا۔ حالانکہ مسلمانوں نے ابو ریحان البیرونی سمیت ہزاروں صاحب علم کی قدر افزائی کی۔ آج ان کے دم سے عالم انسانیت کے لیے علوم وفنون کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے دور اقتدار میں عالم انسانیت کو جس رفتار سے ارتقاء اور سربلندی حاصل ہوئی ان کے سیاسی اقتدار کے زوال کے بعد طویل عرصہ گذر جانے کے بعد بھی وہ حسین صبح وشام اور زندگانی کے نشان کہیں نظر نہیں آئے۔ کمیونزم کی غیر فطری سوچ نے اسے میدان حیات سے باہر کر دیا، امریکہ کی سیاست نے اسے خونخوار بنا دیا۔ دین بیزاروں، بے دینی کا شکار لوگوں اور قومیت کے زہر میں بجھی ہوئی عرب اقوام کے حالات جس قدر قابل رحم ہیں اگر ان کے اسباب پر غور کیا جائے تو جو وجہ سب سے زیادہ اور سب سے پہلے نمایاں ہو کر سامنے آئے گی وہ دین کی صحیح سمجھ سے دوری ہوگی۔

اموی عہد میں علوم وفنون کی ترقی صرف اسلام کی سچی تعلیم پر عمل پیرا ہونے ہی کے طفیل تھی۔ بدقسمتی سے عباسی عہد میں نئے نئے افکار نے جنم لے کر اسلام کے لیے مشکلات بڑھا دیں اور فتنوں کے دروازے کھل گئے۔ باطل عقائد اور غلط خیالات وافکار کے پہاڑ کھڑے ہو گئے۔ امام احمد بن حنبلؒ سے لے کر امام ابن تیمیہؒ کے بیچ کے ادوار اس رزم وبزم سے بھرے پڑے ہیں۔

جب اس فکری یلغار سے عالم اسلام کو کچھ راحت ملی تو ان کی بے عملیوں نے پھر انہیں دبوچ لیا اور آج اس کا نتیجہ ہے کہ عالم انسانیت کراہ رہی ہے اور کوئی ان کے زخم پر مرہم رکھنے کی پوزیشن میں نہیں۔ یہاں یہ بات ہم

بڑے وثوق اور اطمینان کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ جب تک اسلام کا صحیح چہرہ سامنے نہیں آئے گا اور اس کی اصل روح بیدار نہیں ہوگی تب تک عالم اسلام میں اس قسم کے مسائل کبھی طالبان کے نام پر' کبھی داعش کے نام پر' کبھی حوثی کے حوالہ سے' پیدا ہوتے رہیں گے۔ آج ان تمام شورشوں کا علاج صرف سلفی تحریک کے احیاء میں ہے اور بس۔ یہ فکر ایک فرد یا ایک کمیونٹی کی نہیں بلکہ یہ فکر امت کے ان مشاہیر کی ہے جن کے ذریعہ اسلام کا نفاذ عمل میں آیا اور ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقوش کو زندہ رکھنے والے ان ائمہ وصلحاء کی ہے جنہوں نے دنیا بھر کے مفتریوں کا پتہ لگا کر انہیں اسلامی زنجیر کی کڑیوں سے باہر نکال پھینکا اور اسلامی تعلیمات اور فرمان رسول ﷺ کو صیانت وحصانت عطا کی ہے۔

برصغیر میں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور علمائے سلف کی تحریک کتاب وسنت کو جب تحریک شہیدین نے اپنے خون جگر سے سینچنا شروع کیا تو ان کے اوپر وہابیت کا فتویٰ لگایا گیا اور اس لفظ کو بدنام کر کے کتاب وسنت کے متبعین کو رسوا کیا گیا اور یہ عمل اب تک جاری ہے۔ اب عالم اسلام میں اسی انداز کی کئی ایک تحریکیں سلفیت کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئیں ہیں تاکہ اس کے ماننے والے بھی رسوا ہوں اور اس پر عمل کرنے والوں کے لیے زمین تنگ ہو جائے' مگر اللہ اپنے چاہنے والوں کو کبھی رسوا نہیں کرتا

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل ..... خیرات میں جُبّہ ودستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کی خصوصی شرکت

جامعہ محمدیہ اہل حدیث چنیوٹ روڈ پنڈی بھٹیاں میں ضلعی ناظم مولانا محمد دین ندیم نے نماز عصر کے فوراً بعد اجلاس کا اہتمام کیا جس کی صدارت ضلعی امیر جناب چوہدری محمد عارف نے فرمائی۔ تلاوت قرآن حکیم کی سعادت جناب قاری محمد اسماعیل نے حاصل کی۔ جبکہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت میں سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ نے شرکت فرمائی۔ انہوں نے اپنے بیان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی محنت وکاوش ''بسلسلہ تحفظ حرمین شریفین'' کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ہر وقت مدینہ کے نغمے گانے والے اور عقیدت کا اظہار کرنے والے آج کل بالکل خاموش اور لاتعلق ہیں جیسے جانتے ہی نہیں' مدینہ کو پہچانتے ہی ہیں۔ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا۔ اس کے برعکس اہل حدیث نے اپنی طاقت وبساط سے بڑھ کر اپنی صلاحیتیں' ہمدردیاں حرمین شریفین کے پلندے میں ڈالی ہیں اور اس کے لیے جہد مسلسل میں مصروف ہیں' یہاں تک کہ حوثی باغیوں کی تخریب کاری' دہشت گردی اور بدامنی دم نہیں توڑ جاتی۔ انہوں نے کہا کہ ہم وہ لوگ ہیں جو ہمہ وقت اللہ کی توحید' نبی کائنات کی رسالت' صحابہ کرامؓ کی عظمت اور اولیاء اللہ کی فضیلت کا علم بلند کیے ہوئے ہیں اور خلوص نیت سے للّٰہیت سے میدان عمل میں ہیں۔ ہمارا ماٹو قدم بڑھاؤ' دیہاڑی لگاؤ نہیں ہے۔ ہم مدینہ کے نام پر بزنس نہیں کرتے۔ ہم فکر آخرت سے جنت کی طرف قدم بڑھانے کے موڈ میں ہیں۔ وطن عزیز کا ہر شہر اس کا گواہ ہے۔ اب ۳۰ مئی کو پھر منی سٹیڈیم گوجرانوالہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہوگا۔ جماعت کے ہراول دستہ A.Y.F پاکستان کی قیادت نے شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ صاحب کے شہر کا انتخاب کیا ہے۔ میرا شہر اسی تڑپ کا اظہار کرے گا اور اس تحفظ حرمین شریفین کانفرنس کو لاہور ریلی کی طرح اپنی مثال آپ بنائے گا۔ یہی سلسلہ ملک بھر میں جہد مسلسل سے جاری رہے گا۔ اجلاس میں رائے محمد اشرف امیر' مولانا محمد اشرف ربانی' ناظم چوہدری عبدالکریم' رائے محمد بشیر' چوہدری اظہر اقبال' مولانا ضیاء اللہ مدنی' چوہدری محمد نواز' قاری محمد اسحاق' طارق محمود صدر AYF سٹی' قاری عتیق الرحمٰن اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ یاد رہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی گوجرانوالہ کے ناظم مالیات جناب عبدالرحمٰن عظیم خصوصی طور پر محترم بٹ صاحب کے ہمراہ تھے۔ دعائے خیر اور ایک نئے ولولہ سے اجلاس کا اختتام ہوا۔

.....

بقیہ اسلام.....رواداری کا دین

تیرے ساتھ انصاف کا معاملہ نہ کیا، ہم نے جوانی میں تیرا مال لے لیا اور بڑھاپے میں تجھے فقر وفاقہ کے لیے چھوڑ دیا! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اتنا مال دینے کا حکم فرمایا جو تا حیات اس کے لیے کافی ہو جائے۔

اسلام کے اعلیٰ تعامل کی ایک اور مثال یہ بھی ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو حالت جنگ میں بھی چرچ، گرجے اور دیگر عبادت گاہیں گرانے سے منع کیا ہے اور انہیں اپنی جگہ پر قائم چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں بالجبر دینِ اسلام میں داخل کرنے سے منع کیا ہے، ان کے علماء اور مشائخ پر زیادتی کرنے سے بھی روکا ہے اور انہیں دین، عیدے اور عبادت کے معاملے میں مکمل آزادی دی جائے۔

بھائیو! اس بات کو وہ لوگ کس طرح فراموش کر جاتے ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں دین اسلام دہشت گردی، شدت پسندی اور بنیاد پرستی کا دین ہے۔

مسلمانو! دین اسلام پوری انسانیت کے لیے مکمل خیر وبھلائی لایا ہے۔ اس نے مسلمانوں کو آپس میں بھی خیر، بھلائی، رحمت اور بھائی چارہ کے روابط مضبوط کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس لیے لازم ہے کہ مسلمان آپس میں رواداری کا مظاہرہ کریں، نرمی والا تعلق رکھیں، اعلیٰ ترین اخلاق اپنی زینت بنائیں۔ عفو ودرگذر سے کام لیں اور ایک دوسرے کو معاف کر دیں۔

غیر مسلموں کے ساتھ بھی یہی عمدہ تعامل کرنا چاہیے۔ ان کے ساتھ رحمت، بھائی چارے اور نرمی والا تعامل برتنا چاہیے۔ کیونکہ یہ صفات اسلام کے اعلیٰ مقاصد کا حصہ ہیں اور اس کا خوبصورت پہلو ہیں جو اس علاوہ کسی دوسرے دین میں نہیں پایا جاتا۔

اے اللہ! یارب العالمین! جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف چال چلے اسے جان کے لالے پڑ جائیں۔ وہ خود میں مصروف ہو جائے۔ اس کی چالیں اسے تباہ وبرباد کر ڈالیں۔ اے اللہ! تمام مسلمان حکمرانوں کو اپنی کتاب پر عمل کرنے اور سنت نبی ﷺ کے مطاب فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرما! اے اللہ! انہیں اپنی رعایا کے لیے رحمت بنا۔ اے اللہ! یارب العالمین۔ مبارک سرزمین پاکستان کے صدر کو توفیق عطا فرما! اے اللہ! اسے اور اس کی حکومت اور قائدین پاکستان کو ہر خیر وبھلائی کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

صحت و صحت

موسم گرما بخیر وخوبی گزاریے

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

ہمارے ہاں پاکستان میں اور خصوصاً خطہ پنجاب میں مئی تا جولائی سورج پوری آب وتاب سے چمکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں تیز دھوپ اور تپتی ہوئی ہواؤں کے باعث تلملا دینے والی حدت ہوتی ہے۔ تمازت آفتاب کے باعث انسان ہی نہیں جانور اور پودے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ ہر کوئی پیاس سے نڈھال اور سائے میں ہی عافیت خیال کرتا ہے۔ گرمی میں باہر نکلیں تو قیامت کی گرمی جیسے الفاظ منہ سے نکلتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود باہر نکلنا اور کام کاج کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ موسم نہ صرف بچوں' بلکہ بڑوں کو بھی گھر سے باہر تفریحات سے لطف اندوز ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ جب کرکٹ' بیڈمنٹن' ٹینس' تیراکی' فٹ بال' کبڈی اور دوسری ورزشی سرگرمیاں پوری شدت سے اپنی جانب راغب کر رہی ہوں تو انسان حد سے تجاوز کر جاتا ہے۔ جس سے زیادہ مشقت کی وجہ سے صحت کے سنگین مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ ماہرین طب وصحت کی رائے ہے کہ یہ تمام سرگرمیاں اگر موسمی تقاضوں کے باعث حد اعتدال میں ہوں تو موسمی شدتوں سے بچا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے اس شدید موسم میں طرز زندگی کے بنیادی اصول ہر ایک کو معلوم ہونا چاہئیں۔ ہم ذیل میں اس موسم کی شدتوں سے محفوظ رہنے اور صحت کو برقرار رکھنے کی تدابیر کا ذکر کرتے ہیں۔

غذا ..... موسم گرما میں غذائی معمولات میں تبدیلی ایک لازمی ضرورت ہے۔ کیونکہ موسم گرما میں درجہ حرارت میں اضافہ کی وجہ سے پسینہ بہت زیادہ آتا ہے جس سے قوت ہاضمہ متاثر ہوتی ہے۔ بھوک میں کمی ہو جاتی ہے۔ چٹ پٹے کھانے' کڑاہی گوشت' مرغ روسٹ' نشاستہ دار اشیاء کا استعمال کم کر دینا چاہیے اور انڈے کا استعمال ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ لحمیات کا فالتو مادہ یوریا جسم کے لیے مضر ہے۔ عام حالات میں اسے گردوں کے راستے پیشاب میں فوراً خارج کر دیا جاتا ہے۔ موسم گرما میں پیشاب کی کمی ہو جاتی ہے کیونکہ پانی بذریعہ پسینہ خارج ہو جاتا ہے۔ اس طرح یوریا کے جسم سے اخراج کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ جسم میں اس تبدیلی کے تدارک کی صلاحیت موجود ہوتی ہے تاہم احتیاط مناسب ہے۔ اس موسم میں مچھلی جلد ہضم نہیں ہوتی۔ پھر جسم جلد فساد کو قبول کرتا ہے جس سے جلدی عوارضات ہو سکتے ہیں۔ اس موسم میں بھوک کم لگتی ہے اس لیے جسم کو درکار غذا کا اندازہ اس سے نہیں لگانا چاہیے۔ بلکہ جسم کی صرف شدہ توانائی سے کرنا چاہیے اور موسم گرما میں بھی جسم کو اپنی صحت قائم رکھنے کے لیے اتنی ہی توانائی درکار ہے جتنی کہ موسم سرما میں۔ موسم گرما میں غذا خواہ کم لی جائے مگر جسم کو مطلوب غذائیت کے حوالے سے کمی نہیں آنی چاہیے۔ فطرت موسمی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے از خود اہتمام کرتی ہے۔ اگرچہ پھل اور سبزیاں تو ہر موسم میں بہ کثرت استعمال کرنا چاہئیں مگر موسم گرما میں ان کا استعمال زیادہ مناسب ہے۔ اس طرح نہ صرف جسم کو مطلوب غذائیت پوری ہو گی بلکہ حرارت سے بھی بچاؤ ہو گا۔ ہمارا جسم 80 فیصد سے زیادہ پانی پر مشتمل ہے اور قدرتی طور پر پائی جانے والی غذاؤں میں یہ دونوں چیزیں عموماً اتنا ہی پانی اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اس طرح بہت زیادہ پانی استعمال نہ کرنے کی صورت میں بھی پانی کی مطلوبہ مقدار حاصل ہو جاتی ہے۔ اس موسم میں ہونے والے پھلوں اور سبزیوں میں پانی کی کافی مقدار ہی نہیں ہوتی بلکہ تمام غذائی اجزاء متوازن ہوتے ہیں۔ نیز حیاتین بھی بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ جس سے مدافعتی نظام مضبوط ہوتا ہے۔ مثلاً کدو' ٹنڈے' ککڑی' حلوہ کدو' کھیرا جب کہ پھلوں میں آلو بخارا' خربوزہ' تربوز' گرما' آڑو اور انگور وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم ان کا استعمال کر کے نہ صرف غذائیت بلکہ موسمی شدتوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ قدرت موسم میں جن غذاؤں کا اہتمام کرتی ہے وہ قدرتی طور پر موسمی تقاضوں کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ البتہ اس موسم میں باسی اشیاء کا استعمال نہ کیا جائے کیونکہ ان میں گلنے سڑنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔

پانی اور نمک کی تلافی:

موسم سرما کے بعد موسم گرما میں پسینہ بہت زیادہ آتا ہے۔ پسینہ کے ساتھ جسم سے نمک کا بھی اخراج ہوتا ہے۔ پانی کا جس قدر حصہ بذریعہ پسینہ خرچ ہوتا ہے اگر وہ دوبارہ جسم میں پہنچ جائے تو اس طرح جسم کی توانائی برقرار رہے گی بلکہ جسم کا درجہ حرارت بھی اعتدال میں رہتا ہے۔ موسم گرما میں پسینہ کے باعث ہماری جلد گیلی رہتی ہے جس سے جسم کا درجہ حرارت نارمل رہتا ہے۔ مگر پسینہ کے زیادہ اخراج کے باعث پانی اور نمکیات کی جسم میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس کمی کے باعث پیاس بہت لگتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موسم گرما میں پانی کا استعمال بڑھ جاتا ہے مگر ہم نمکیات کو بھول جاتے ہیں۔ موسم گرما میں جسم میں پانی اور نمک کی کمی دور کرنے کے لیے لیموں کا رس تازہ یا ٹھنڈے پانی میں قدرے نمک ملا کر پینا مفید ہے۔ ٹھنڈے مشروبات جن میں قدرے چینی اور نمک ہو مثلاً لسی' جَو یا ستو کا شکر ملا شربت اور بزوری کا شربت پینا بھی مفید ہے۔ نمک استعمال کرنے سے ضائع شدہ نمک جسم میں واپس آجاتا ہے اور یوں کمزوری کا احساس نہیں ہوتا۔ چینی کے استعمال سے نمکیات کو جسم میں جذب ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ لیکن جہاں تک ذیابطیس اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کا تعلق ہے وہ چینی اور نمک کا استعمال اپنے معالج کے مشورے سے کریں۔

کولڈ ڈرنکس (مشروبات) فائدہ کی بجائے مضر ہیں کیونکہ یہ وقتی تسکین دیتے ہیں۔ بعض افراد اس موسم میں برف کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ خیال رکھیے کہ برف کا استعمال حد اعتدال میں کریں وگرنہ مسائل صحت پیدا ہو سکتے ہیں۔ پانی ہمیشہ صاف استعمال کریں۔ مناسب تو یہ ہے کہ آبی رسد کے منظور شدہ نظام کے علاوہ دو بڑے ذرائع سے حاصل کردہ پانی کو ابال کر جراثیم سے پاک کر لیا جائے صرف ایک منٹ تک ابالنا کافی ہے۔ جو لوگ موسم گرما میں سرد مقامات پر جاتے ہیں ان کو بھی چشموں کا پانی ابال کر استعمال کرنا چاہیے۔ اگرچہ یہ پانی خوش ذائقہ اور بظاہر صاف معلوم ہوتا ہے تاہم ان میں تپ محرقہ' پیچش اور دوسرے امراض کے جراثیم ہو سکتے ہیں۔ ایک منٹ تک اُبالنا جراثیم سے پاک کرنا ہے' تازہ ہوا اور غذا کی طرح صاف پانی کا استعمال بھی موسم گرما کے عوارضات سے بچنے کے لیے ضروری ہے۔

غسل ..... جسم کی صفائی سے اچھی صحت کا تعلق ضروری ہے۔ مگر یہ تعلق موسم سرما اور گرما دونوں کے لیے ہے۔ روزانہ غسل سے صحت پر خوش گوار اثر ہوتا ہے اور انسان معاشرتی اعتبار سے بھی پسندیدہ بن جاتا ہے۔ موسم گرما میں چونکہ پسینہ زیادہ خارج ہوتا ہے اور جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے' اس لیے دو بار غسل کرنا مفید ہے۔

تیراکی کے شائقین کو کھانے کے فوراً بعد تیراکی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کھانے کے بعد ہاضمے کے عمل کے لیے جسم کا خون معدے میں کھینچ کر آتا ہے' کھانے کے فوری بعد تیراکی سے معدہ کا خون عضلات میں منتقل ہو سکتا ہے۔ اس طرح بے ہوشی اور ڈوبنے کے امکانات ہو سکتے ہیں۔ آلودہ پانی بھی تیراکی کے لیے مضر ہے۔ تیراکی صاف پانی میں اور کھانے کے کم از کم دو گھنٹے بعد کی جائے۔

تیز دھوپ سے بچیں:

موسم گرما میں سخت دھوپ یا ہوا میں باہر نکلنے سے اجتناب کریں۔ سخت دھوپ میں نکلنے یا سخت ورزش کرنے سے لو لگ سکتی ہے۔ لو لگنے کی صورت میں سر درد اور بخار ہو جاتا ہے۔ پیاس شدت سے لگتی ہے۔ دل تیزی سے دھڑکتا ہے اور کمزوری ہو کر بے ہوشی ہو سکتی ہے۔ طلباء وطالبات سکول واپسی پر سر پر گیلا کپڑا رکھیں۔ ہیٹ پہننا مناسب ہے۔ دھوپ سے ہٹ کر چلا جائے یا چھتری کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ دھوپ میں اشد ضرورت سے ہی باہر نکلا جائے۔

اگر دھوپ میں نکلنا ضروری ہو تو مناسب مقدار میں پانی' مشروبات اور قدرے نمک کا استعمال کریں۔ کام کے دوران وقفے وقفے سے پانی پئیں۔ چائے' کافی اور مرغن اشیاء کا استعمال نہ کریں۔ چھوٹے بچے' بڑی عمر کے لوگ' کھلاڑی اور دھوپ میں کام کرنے والے جلد لو کا شکار ہوتے ہیں۔ نیز سرد علاقوں سے گرم علاقوں کی طرف منہ کرنے والے اپنا کام صبح وشام کے اوقات میں کریں۔ گہرے رنگ کے کپڑے استعمال نہ کریں۔ کیونکہ یہ جلد گرمی کو جذب کرتے ہیں جبکہ ہلکے رنگوں میں سوتی کپڑوں کا استعمال مناسب ہے' لو لگنے کی صورت میں معالج سے رجوع کریں۔

حشراتی خطرات:

موسم گرما میں مکھیوں اور مچھروں کی کثرت ہو جاتی ہے جن کی وجہ سے بیماریں پھیلانے والے جراثیموں کی منتقلی دیکھی گئی ہے۔ ہم اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف بنا کر اور جدید حشرات کش ادویہ کے ساتھ تپ محرقہ' پیچش' اسہال' ملیریا اور ان کے باعث پیدا ہونے والے دیگر امراض کے خطرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی' مطب ہمدرد
سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

مولانا عبدالعزیز حنیف کو صدمہ! ہمشیرہ محترمہ انتقال فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب امیر مولانا عبدالعزیز حنیف کی ہمشیرہ محترمہ اسلام آباد میں انتقال فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کی نمازِ جنازہ انہوں نے خود پڑھائی جبکہ نماز جنازہ میں دینی' سیاسی وسماجی شخصیات اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے لوگوں سمیت جماعتی احباب وذمہ داران نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مرحومہ نیک طینت' ملنسار' پابند صوم وصلوٰۃ اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دریں اثناء مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے رہنماؤں پروفیسر حافظ عبدالستار حامد' میاں محمد جمیل' مولانا محمد نعیم بٹ' میاں محمود عباس' ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد اور بشیر انصاری سمیت احباب جماعت وذمہ داران نے ان سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی۔ ادارہ مولانا صاحب کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

پروفیسر مقبول احمد قاضی کا انتقال پرملال!

لاہور 20 مئی 2015ء پرچہ تکمیل کے مراحل میں تھا کہ یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ معروف عالم دین ممتاز دانشور اور صاحب طرز خطیب پروفیسر مولانا مقبول احمد قاضی 77 سال کی عمر میں گذشتہ شب انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا تعلق معروف گاؤں قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ سے تھا جس کا تاریخی پس منظر تحریک شاہ شہیدین سے ہے۔ پروفیسر صاحب ایک علمی شخصیت تھے۔ مجلسی گفتگو میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ حاضر جوابی آپ کی نمایاں خصوصیت تھی۔ تعلیم کے اعتبار سے آپ ایم اے' ایل ایل بی' فاضل درس نظامی اور فاضل عربی تھے۔ شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور میں استاذ رہے۔ آپ نے دینی تعلیم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ' جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور سے اسناد فراغت حاصل کیں۔ آپ کچھ عرصہ جامعہ شرعیہ مدینۃ العلم دال بازار گوجرانوالہ میں تدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ 1983ء میں لاہور میں کلیۃ القضاء الشرعی مسجد مبارک اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور اور معہد العالی للفقہاء ماڈل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام قاضی کلاس میں لیکچر دیتے رہے۔ آپ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے جلسوں اور مجالس میں شریک ہوتے رہے۔ تقریر کے ساتھ تحقیق کا بہت عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ آپ ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور کی مجلس ادارت کے رکن رہے۔ پھر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور کی مجلس ادارت کے بھی آج کل رکن تھے۔ ان کے تحقیقی مضامین بھی شائع ہوتے رہے۔ مرحوم کی پہلی نماز جنازہ 9 بجے صبح جوہر ٹاؤن میں مولانا قاری حبیب الرحمٰن خطیب جامع مدثر ھنجر وال نے پڑھائی۔ بعد نماز جنازہ مولانا محمد یٰسین ظٰہٰ مینجر ہفت روزہ اہل حدیث نے مختصر گفتگو کرتے ہوئے مرحوم کی دینی اور جماعتی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور احباب مرکز کی طرف سے اظہار تعزیت کیا۔ دوسری نماز جنازہ قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ میں ادا کی گئی اور تدفین بھی وہاں ہی عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں میاں محمد جمیل' ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد' پروفیسر حافظ عبدالستار حامد و دیگر علماء کرام شریک ہوئے۔ دریں اثناء امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب ایم این اے نے اپنے تعزیتی بیان میں جہاں مرحوم کی مغفرت وہاں پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور اپنی رحمت سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ ادارہ پسماندگان کے صدمہ میں شریک ہے۔ (ادارہ)

تقریب تکمیل صحیح بخاری شریف

بمقام: مرکز اہل حدیث پل لکڑ منڈی چیچہ وطنی۔
زیر نگرانی: مولانا قاری ابوبکر الحازمی مدیر مرکز۔ بتاریخ: 2 مئی بروز منگل بعد نماز ظہر درس بخاری: مولانا خالد بن بشیر مرجالوی' سیرت امام بخاری: مولانا عبدالرحمٰن شاہین۔
الداعی: جامعہ اشاعت العلوم المحمدیہ ودارالحیات للبنات چیچہ وطنی ضلع ساہیوال 0300-7832986

درخواست دعائے صحت

خطیب جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث چک شہزاد اسلام آباد' حضرت مولانا عبدالسلام السلفی ہزاروی ان دنوں گردوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب وعلماء کرام سے خصوصی طور پر دعا کی اپیل ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین!
مولانا سے اس نمبر پر رابطہ ہو سکتا ہے: 0301-8867118
المرسل: قاری عبدالرحمٰن السلفی' امام مسجد ہذا

سابق امیر ضلع وہاڑی مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء انتقال کر گئے

وہاڑی..... 19 مئی 2015ء مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کے سابق امیر اور مرکز ضیاء الاسلام لالہ زار کالونی وہاڑی کے نامور خطیب حضرت مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام، سیاسی و جماعتی کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مرحوم کئی سال تک جماعت کے ضلعی امیر رہے۔ سیاسی، سماجی اور دینی رہنماؤں کے ساتھ آپ کے گہرے تعلقات تھے۔ انہوں نے سیاسی و دینی تحریکوں میں بڑا بھرپور حصہ لیا۔ آپ کی وفات پر امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر، ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد چیئرمین مرکزی انتخابی بورڈ، امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ نے اپنے تعزیتی بیان میں مرحوم کے لیے مغفرت کی دعا کی ہے اور پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (ادارہ) رابطہ: 0333-4156120

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل خانیوال کا اہم اجلاس

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل خانیوال کا اہم اجلاس مولانا عبدالغفار فردوسی ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع خانیوال وسینئر نائب امیر تحصیل خانیوال کی زیر صدارت جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال میں منعقد ہوا جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل خانیوال کے سابق امیر مولانا عبدالرشید سعیدی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر گہرے حزن وملال کا اظہار کیا گیا اور ان کی مسلک وجماعت کے لیے خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ یاد رہے کہ مولانا عبدالرشید سعیدی رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال کے فارغ التحصیل تھے انہوں نے بھرپور جماعتی زندگی گزاری، گزشتہ دنوں عارضہ قلب کی وجہ سے اچانک اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ موصوف کی نماز جنازہ ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں پورے ضلع سے سرکردہ علماء کرام، خطباء، مدرسین اور احباب جماعت نے شرکت کی جن میں ضلعی امیر قاری سیف اللہ عابد، مولانا عبدالغفار فردوسی، سید عبدالغفار شاہ عتیق، مولانا غضنفر محمود، مولانا ایاز ناصر، قاری محمد انس سعیدی، قاری اویس احمد سعیدی، مولانا راشد نذیر۔ اور دیگر علماء شامل تھے۔ کابینہ تحصیل خانیوال کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مولانا سعیدی رحمہ اللہ کی مسجد جامعہ رشیدیہ کی امامت وخطابت کے فرائض ان کے برادر نسبتی مولانا عبدالغفور سرانجام دیں گے جبکہ جامعہ رشیدیہ کی سرپرستی جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال کے رئیس ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر فرمائیں گے۔ بعد ازاں مجلّہ ''اہل حدیث'' کی توسیعی مہم کے سلسلہ میں تمام اراکین کابینہ کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ ہر رکن کابینہ کم از کم اپنے علاقہ میں 25 مجلّات کا اجراء ضرور کروائے اور آئندہ اجلاس میں اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔ اجلاس میں ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر، مولانا عبدالغفار فردوسی، مولانا غضنفر محمود، قاری محمد انس سعیدی، مولانا راشد نذیر، مولانا اسلم زاہد اور ڈاکٹر صدیق نے شرکت فرمائی۔

رپورٹ: رانا محمد نعمان بن رانا محمد شان۔ سیکرٹری اطلاعات ونشریات مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل خانیوال

مقابلہ حفظ القرآن الکریم

اسلام آباد (19 مئی 2015ء) رابطہ عالم اسلامی کے مقابلہ حفظ قرآن سوات کے آٹھ سالہ حافظ قرآن احسان اللہ علی محمد نے جیت لیا جبکہ بچیوں میں ملتان کی آٹھ سالہ شمسہ بشیر احمد پہلے نمبر پر رہیں۔ قراءت عشرہ میں تاریخ کے سب سے کم عمر حافظ وقاری دس سالہ احسان اللہ محمد مبارک نے میدان مار لیا جبکہ مقدمۃ الجزری میں محمد بن یوسف نے ٹاپ کیا۔ ڈپٹی چیئرمین سینٹ مولانا عبدالغفور حیدری، شیخ بدر العیسیٰ ملٹری اٹیچی سعودی عرب نے بچوں اور اُنکے والدین کو مبارکباد دی۔ تقریب میں ملک بھر سے علماء ومشائخ، سیاسی و سماجی شخصیات اور خواتین حضرات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ انعام یافتہ بچوں کو انٹرنیشنل آرگنائزیشن برائے تحفیظ قرآن کریم کی طرف سے عمرہ کے ٹکٹ اور عالمی مقابلہ قراءت میں شرکت کا سرٹیفکیٹ بھی دیا۔ رابطہ عالم اسلامی کے ریجنل ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر عبدہ بن محمد ابراہیم عتین نے کہا کہ پاکستان میں یہ مقابلے انٹرنیشنل آرگنائزیشن برائے تحفیظ قرآن کریم کے سیکرٹری جنرل شیخ ڈاکٹر عبداللہ علی بصفر کی خصوصی کاوشوں سے منعقد ہوتے ہیں جبکہ ملکی سطح پر ان مقابلوں کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی پاکستان میں خادم الحرمین الشریفین کے سفیر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کی یہ تقریب نہایت شاندار اور خوبصورت ہے جو ننھے منھے حفاظ کے اعزاز میں منعقد ہوئی ہے۔ پروگرام کے کوآرڈینیٹر اور حلقات قرآنیہ پاکستان کے انچارج قاری محمد یوسف کے مطابق ان مقابلوں کے انعقاد سے کم عمر بچوں میں قرآن مجید کے حفظ کا شوق بڑھا ہے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

صاحبزادہ حافظ عبدالغفار ثاقب کو صدمہ

11 مئی کو مولانا محمد یوسف ثاقب رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ اور صاحبزادہ حافظ عبدالغفار ثاقب کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ مولانا قاری عبدالرحیم ساجد کی امامت میں ادا کی گئی اور تدفین آبائی گاؤں تاندلیانوالہ میں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین! حافظ عبدالغفار ثاقب کا رابطہ نمبر 0346-7600014

شریک غم: قاری محمود الحسن ثاقب 0302-6646286

قاری طارق ضیاء کو صدمہ

گذشتہ دنوں محترم قاری طارق ضیاء سیکرٹری AYF ضلع قصور کی والدہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند شب زندہ دار خاتون تھیں۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء کرام اور احباب جماعت شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ آمین!

شریک غم: حافظ نصیر احمد، نائب امیر تحصیل چونیاں

دفاع حرمین کانفرنس گوجرانوالہ کی کامیابی کے لیے جماعتی وفد کی آمد

گوجرانوالہ ..... مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی گوجرانوالہ کے سینئر نائب امیر حافظ عبدالشکور اور ناظم حافظ عمران عریف کی قیادت میں علماء کے ایک وفد نے جامعہ عثمانیہ مدوخلیل روڈ کا دورہ کیا۔ جس میں تیس مئی کو منی سٹیڈیم شیخوپورہ روڈ میں منعقد ہونے والی تحفظ حرمین شریفین کانفرنس کو کامیاب کروانے کے لیے جماعتی احباب پر زور دیا اور انہیں رغبت دلائی۔ اس موقع پر مولانا ابرار احمد ظہیر، عبدالرحمٰن عظیم اور میاں عبدالسلام بھی ان کے ہمراہ تھے۔ حافظ عبدالشکور نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تیس مئی کو منی سٹیڈیم میں منعقد ہونے والی تحفظ حرمین شریفین کانفرنس کو کامیاب کروانا ہم سب کا جماعتی فرض ہے۔ ہم جانوں کا نذرانہ دے کر بھی حرمین شریفین کا تحفظ کریں گے۔ وفد جب جامعہ عثمانیہ پہنچا تو مہتمم قاری ابوبکر عثمانی نے ان کا خیر مقدم کیا۔

منجانب: حافظ محمد رفیق وڑائچ نمائندہ ''اہل حدیث'' مقیم گوجرانوالہ

اخبار الجماعۃ

رپورٹ ضلع ساہیوال تحفظ حرمین شریفین ریلی لاہور

19 اپریل کو علی الصبح امیر ضلع حافظ محمد ظفر اللہ خاں کی امارت میں ساہیوال سے چار ٹیوٹا ہائی ایس بالترتیب قاری محمد حسن سلفی، قاری امجد فاروق عدیل، قاری ذوالفقار مجاہد اور قاری محمد محسن رسولنگری کی قیادت میں چیچہ وطنی سے ایک منی بس' حافظ محمد شفیق ناز کی قیادت میں ہڑپہ سے ایک گاڑی قاری محمد شمعون ربانی کی قیادت میں اور شہر ساہیوال سے ایک ٹیوٹا ہائی ایس ایم ساجد غلام حسین کی قیادت میں ویو ہوٹل لاہور روڈ پر جمع ہوئے۔ یہاں سے 7 گاڑیوں کا قافلہ جس میں تقریباً 160 افراد شریک تھے امیر ضلع حافظ محمد ظفر اللہ کی امارت میں عازم سفر ہوئے، بھائی پھیرو کے مقام پر امیر ضلع حافظ ظفر اللہ خاں نے شرکاء کا تحفظ حرمین شریفین ریلی میں شرکت' آداب اور تقاضے مختصراً بیان کئے۔ اس کے بعد قافلہ لاہور کی جانب روانہ ہوا۔ مرکز پہنچنے پر تمام شرکاء نے نماز ظہر وعصر پڑھیں پھر شرکاء کو جماعتی پرچم تھما دئے گئے، مرکز سے مزید کتبے اور پرچم لئے گئے۔ ریلی سے فراغت کے بعد قافلہ واپس چلا اور جامعہ ام عمارہ للبنات حبیب آباد میں تمام شرکاء کیلئے امیر ضلع کے ارشاد پر جناب مولانا زبیر مجاہد نے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ یہاں نماز مغرب وعشاء ادا کر کے کھانا تناول کیا گیا اور واپسی ہوئی۔ ضلع ساہیوال سے شرکت کرنے والے ذمہ داران میں حافظ محمد ظفر اللہ خاں، مولانا محمد یوسف گوہر، حافظ محمد عبداللہ خاں، محمد عبداللہ سلیم، عتیق الرحمٰن عزیز، قاری محمد اکرم ربانی، مولانا عبدالغفور یورش، مرزا محمد یوسف عابد، قاری عبدالجبار، مولانا شاہد اقبال ظہیر و دیگر بھی شامل ہیں۔

تحفظ حرمین شریفین وتقریب بخاری شریف

جامعہ اہل حدیث میں مؤرخہ 30 مئی بروز ہفتہ بعد نماز ظہر تحفظ حرمین شریفین کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں حافظ عبدالغفار روپڑی' شیخ الحدیث ارشاد الحق اثری' حضرت حافظ محمد شریف' مولانا عبدالحمید ہزاروی' مولانا منظور احمد' پروفیسر عبید الرحمٰن محسن' مولانا محمد شریف حصاروی' قاری عبدالرحیم کلیم' حافظ محمد یوسف پسروری' مولانا عبداللہ ثار' پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی' قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی و دیگر علمائے کرام خطابات ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب: حافظ عبدالظاہر' جامعہ اہل حدیث لاہور

سعادت عمرہ کے لیے روانگی

جناب قاری محمد حنیف ربانی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ 16/5/15 کو عمرہ کی سعادت کے لیے مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے۔ ان کی عدم موجودگی میں جناب مولانا محمد حسین مدنی قائم مقام امیر ہوں گے اور ان کی معاونت جناب حافظ محمد عثمان شاکر کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ربانی صاحب کے سفر عمرہ کو قبول فرمائے۔ آمین!

منجانب: سیف اللہ خالد ناظم اطلاعات مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ 0300-4238783

تبلیغی اجتماع.....کلیال' وادی سون

اللہ کریم کے کرم سے 3 تا 7 جون 2015ء کو جامع مسجد اہل حدیث کلیال میں پانچ روزہ تعلیمی' تربیتی وتبلیغی اجتماع ہو گا۔ شرکاء کے لیے قیام وطعام کا انتظام ہوگا۔

الداعی: قاری عبدالوہاب ربانی اعوان 0333-6813820

ناظم کلیۃ دارالسلام کلیال' وادی سون ضلع خوشاب

تقریب صحیح بخاری

مؤرخہ 31 مئی 2015ء بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد بیت المکرم اہل حدیث عیدگاہ روڈ ظفروال میں منعقد ہو رہی ہے۔ زیر سرپرستی حافظ عبدالغفار ریحان امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ظفروال۔ مقررین: استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی گوجرانوالہ' رانا محمد شفیق خان پسروری' حافظ محمد یوسف پسروری لاہور۔

منجانب: جامعۃ الحرمین' ظفروال ضلع نارووال

مدرسہ کے لیے تعاون کی اپیل

سید محمد مصطفیٰ جعفر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ نے تصدیق کی ہے کہ مولانا محمد احمد ولد محمد اصغر (شناختی کارڈ نمبر 34103-8432388-5) نے کوہلووالہ گاؤں میں 7-1/2 مرلے جگہ مدرسہ تعلیم القرآن کے لیے خرید کی ہے۔ بیعانہ ادا کر دیا ہے' باقی 5 لاکھ روپے ادا کرنا باقی ہیں۔ مخیر حضرات تعاون فرمائیں تاکہ بروقت رجسٹری وغیرہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: محمد احمد کوہلووالہ گاؤں 0300-7462064

مبارکباد

ہم محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب کو امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان' ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب ایم این اے کو ناظم اعلیٰ اور حاجی عبدالرزاق صاحب کو ناظم مالیات منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ہم قائد اہل حدیث سینیٹر پروفیسر علامہ ساجد میر صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کو چوتھی بار سینیٹر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: ڈاکٹر یحییٰ اخوندخیل' امیر ضلع شانگلہ بشام

عمرہ کی ادائیگی کے لیے روانگی

قاری ظہیر احمد ہزاروی سینئر نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد حکومت سعودیہ کی دعوت پر عمرہ کی سعادت کے لیے حرمین روانہ ہوگئے۔

منجانب: ایم این اے سلفی 0300-5317158

خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد عثمان غنی اہل حدیث گلشن پارک مغلپورہ لاہور میں 2 مئی 2015ء کا خطبہ جمعۃ المبارک خطیب ایشیاء قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

الداعی الی الخیر: حافظ محمد یٰسین طٰہٰ بانی ومہتمم جامع مسجد ہذا مینیجر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' 0300-4478611

قراء اور خطباء کے لیے رابطہ کریں

ہمارے پاس قراء کرام اور خطباء عظام موجود ہیں' اگر کسی جگہ امام (امام تراویح) یا خطیب (اردو پنجابی) کی ضرورت ہو تو رابطہ فرمائیں۔

0307-6710738 - 0336-449813

خطیب کی ضرورت!

ہمارے پاس ایک عالم دین جو اردو پنجابی کے بہترین خطیب ہیں اگر کسی جگہ خطابت کے لیے ان کی ضرورت ہو تو رابطہ کریں۔

صاحبزادہ عبدالباسط مدنی' پنڈی گھیب (اٹک)

0305-9974966

ضرورت رشتہ

اہل حدیث جٹ برادری کی ایف اے پاس نیک سیرت بیٹی کے لیے زمیندار گھرانے سے ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔ شیخوپورہ' ننکانہ' فیصل آباد کے اضلاع کو ترجیح دی جائے گی۔

برائے رابطہ: 0321-7862212

حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے خصوصی فوج قائم کی جائے' حرمین شریفین کانفرنس میں مطالبہ

اسلام آباد..... حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے اسلامی ممالک پر مشتمل خصوصی فوج بنائی جائے۔ پاکستان میں دہشت گردی کے خاتمے اور امن کیلئے ضروری ہے کہ پاکستان میں اسلامی حدود کا فوری نفاذ کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے زیر اہتمام ''تحفظ حرمین شریفین'' کانفرنس کے دوران مقررین نے اپنے خطابات اور مشترکہ اعلامیہ میں کیا۔ کانفرنس سے حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے ہر مسلمان اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا اپنے لیے بہت بڑا اعزاز سمجھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلم ممالک مل کر حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے ایک خصوصی فوج تیار کریں جو صرف حرمین شریفین کے خلاف مفسدین کی سازشوں کا مقابلہ کرے۔ کانفرنس میں مختلف قراردادوں میں حکومت پاکستان سے مطالبات کیے گئے کہ بیرونی قوتیں حوثی باغیوں کی دَر پردہ مدد بند کریں اور اُمت مسلمہ کا ساتھ دیتے ہوئے حوثی باغیوں کے خلاف سعودی عرب کا ساتھ دیں کیونکہ پوری اُمت مسلمہ دفاع حرمین کے لئے متحد و متفق ہے۔ شیخ الحدیث مولانا ارشاد الحق اثری نے کہا کہ مکہ مکرمہ کے 32 نام کتب میں مذکور ہیں جو مکہ مکرمہ کی فضیلت پر مظہر ہیں۔ تخلیق زمین کا منبع مکہ مکرمہ کی سرزمین ہے اور یہی اُم القریٰ یعنی زمینوں کی ماں ہے۔ ماں کی حفاظت کیلئے ہر انسان ہر قدم اُٹھاتا ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ امّ القریٰ یعنی مکہ مکرمہ کو کوئی خطرہ لاحق ہو اور مومن خاموش رہے۔ حرمین دارالامن ہے اور یہ ہر شخص کیلئے امن کی ضمانت ہے اسلئے حرمین شریفین کی حفاظت کیلئے ہمیں کسی بھی دشمن کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بننا ہوگا۔ سید عتیق الرحمٰن شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حرمین سے ہمارا تعلق توحید پر مشتمل ہے۔ عقیدہ توحید کے حاملین حرمین کے خادمین کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا ہمارے لیے باعث فخر ہے۔ مخالفین حرمین کیلئے ایک کھلا پیغام یہ ہے کہ ہم یہاں پاکستان میں ان دشمنان کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں کہ وہ رُک جائیں ورنہ توحید کی بنیاد پر اُٹھے ہونے والے آل سعود کے ساتھ، مسلمانان پاکستان ہر حد سے گذرنے کیلئے تیار ہیں۔ ڈاکٹر فضل الٰہی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حرمین کے خلاف سازشیں کرنے والے اسی طرح نیست و نابود ہوں گے جس طرح نمک پانی میں گھل کر اپنی اوقات گنوا دیتا ہے۔ مولانا عبدالرشید حجازی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری گردن کٹ سکتی ہے لیکن حرمت حرمین پر کوئی آنچ نہیں آنے دینگے۔ حرمین سے محبت ہمارے ایمان کا تقاضا ہے، یہ محض جذبات کا اظہار نہیں بلکہ یہ ہمارے عقیدے کا جزو لاینفک ہے۔ حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان نے کہا کہ اہل حدیث نوجوان حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ کانفرنس سے علامہ عبدالعزیز حنیف، چوہدری یوسف سلفی، مولانا سید سبطین شاہ نقوی، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا عبدالرؤف، مولانا محمد رمضان مجاہد، راشد شیخ و دیگر علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔

مولانا عبدالعزیز علوی کا سفر سوہدرہ

مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد اپنے شاگرد رشید مولانا حافظ محمد عمر سلفی خطیب جامع مسجد اہل حدیث سکے زئیاں سوہدرہ کی دعوت پر 6 مارچ 2015ء جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے 5 مارچ 2015ء کو ہی سوہدرہ تشریف لائے۔ حافظ محمد عمر سلفی صاحب اور جناب ملک عبدالرشید عراقی نے مولانا علوی صاحب کا وزیر آباد میں استقبال کیا اور ان کی معیت میں سوہدرہ روانہ ہوئے۔ راستے میں موضع تلواڑہ کے جناب عبدالرزاق نے ظہرانہ دیا۔ اتنے میں عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت شیخ الحدیث نے مرکزی جامع مسجد تلواڑہ میں عصر کی نماز کی امامت کروائی (مسجد ہذا کے خطیب حافظ محمد احمد ان دنوں ادائے عمرہ کے لیے حرمین کے سفر پر ہیں) نماز کے بعد حضرت شیخ علوی حفظہ اللہ نے ''الدین النصیحہ'' کے موضوع پر مختصر درس دیا اور طویل دعا فرمائی۔ بعد ازاں حضرت شیخ صاحب نے استاد پنجاب حافظ الحدیث مولانا عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ کی قبر پر دعا کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ حضرت شیخ کے ہمراہ مولانا حافظ محمد عمر سلفی' ملک عبدالرشید عراقی' ملک عبدالجبار اور راقم (ابوعمر) استاد پنجاب کی قبر پر دعا کے لیے حاضر ہوئے۔ استاد پنجاب کی قبر کے قریب ان کے جانشین' مولانا عمر الدین' مولانا حکیم عبدالمجید الٰہ آبادی' (شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی کے تایا زاد بھائی) مولانا عبدالرحمٰن عتیق اور ان کی زوجہ' اور مولانا عبدالرحمٰن انور کی قبریں ہیں۔ حضرت شیخ نے طویل دعا فرمائی۔ وہاں سے فارغ ہو کر ہم سب وزیر آباد میں امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمہ اللہ کی مسجد میں پہنچے۔ اس مسجد میں مولانا فضل الٰہی کی وفات پر دیوبندی حضرات نے قبضہ کر لیا تھا۔ تھوڑے دن پہلے جماعت اہل حدیث وزیر آباد نے بذریعہ عدالت واگزار کرائی ہے۔ وہاں مولانا فضل الٰہی رحمہ اللہ کے پوتے زاہد سلیمان سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد ہم سب نے جامع مسجد اہل حدیث منانیہ کا رخ کیا۔ مولانا علوی صاحب نے مسجد اور مسجد کے قریب شیخ پنجاب کا مکان دیکھا (مکان اب ملبے کا ڈھیر ہے) مکان کے قریب ہی ایک چھوٹی سی مسجد ہے جو برنے والی مسجد کے نام سے معروف ہے۔ شیخ پنجاب کی زندگی میں اس مسجد میں مولانا عمر الدین اور شیخ پنجاب کے فرزند ارجمند مولانا عبدالستار طلباء کو ابتدائی کتابیں پڑھاتے تھے۔ شیخ پنجاب کی وفات کے بعد مولانا عمر الدین اور مولانا عبدالستار نے مسجد منانیہ منتقل ہو گئے اور مسجد خالی ہو گئی اور بعد میں بریلوی حضرات نے قبضہ کر لیا۔ اب بھی انہیں کے قبضہ میں ہے۔

مغرب کی نماز ہم نے شیخ علوی کی امامت میں مسجد منانیہ میں ادا کی' نماز کے بعد حضرت شیخ علوی نے ﴿اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ پر درس ارشاد فرمایا۔ درس کے بعد مولانا محمد ابراہیم محمدی خطیب مسجد منانیہ نے پھلوں سے ضیافت فرمائی اور اپنے کتابچے پیش کیے۔ اس کے بعد ہم سب مسجد منانیہ سوہدرہ کے لیے روانہ ہوئے۔ راستہ میں حکیم عتیق الرحمٰن الٰہ آبادی کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے ان کی اہلیہ کی وفات پر تعزیت کی جس کا چند دن پہلے انتقال ہوا تھا۔ بعد ازاں ہم سب سوہدرہ آئے' عشاء کی نماز شیخ علوی کی امامت میں ادا کی' اس کے بعد شیخ علوی نے رات کا کھانا ملک عبداللہ نوشیروی کے ہاں کھایا۔ جمعہ کے روز صبح کی نماز بھی شیخ علوی صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد شیخ علوی نے غازی مسجد اہل حدیث اور جامع مسجد اہل حدیث غربی (مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی) دیکھنے کی خواہش کی۔ چنانچہ شیخ نے دونوں مسجدیں دیکھیں' ناشتہ ملک عبدالرشید عراقی صاحب کے ہاں کیا اور عراقی صاحب کا کتب خانہ دیکھا اور بہت خوش ہوئے۔

خطبہ جمعہ نماز کی اہمیت پر دیا اس کے بعد مولانا علوی صاحب نے سیالکوٹ مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ کا جامعہ رحمانیہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس پر عراقی صاحب نے مولانا عبدالحنان جانباز سے رابطہ کیا' انہوں نے فرمایا کہ تشریف لے آئیں۔ چنانچہ راقم شیخ صاحب کو لے کر سیالکوٹ روانہ ہوا لیکن سیالکوٹ دیر سے پہنچے اور جامعہ رحمانیہ نہ جا سکے اور سیالکوٹ اڈہ سے شیخ علوی صاحب بذریعہ کوچ فیصل آباد تشریف لے گئے۔ رپورٹ: ابوعمر سوہدری

کابینہ A.S.F ضلع لاہور

- صدر حافظ صفوان احمد فاروقی 0336-4498130
- سینئر نائب صدر: حافظ عبدالحفیظ کلیم 0321-4061019
- جنرل سیکرٹری: حافظ انعام الرحمٰن 0321-4560910
- ڈپٹی سیکرٹری جنرل حافظ اُسامہ صدیقی 0331-6989084
- رابطہ سیکرٹری: محمد سفیان عارف 0331-4727662
- سیکرٹری مالیات: محمد عظیم 0302-4669853

الحمدللہ مولانا حافظ شریف اللہ شاہد حادثے میں محفوظ رہے

ممتاز عالم دین مولانا حافظ محمد شریف اللہ شاہد فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد وخطیب بریڈفورڈ برطانیہ ان دنوں تعطیلات پر پاکستان آئے ہوئے ہیں' وہ اپنے عزیزوں کے ساتھ سفر پر تھے کہ ساہیوال کے قریب ڈرائیور کی غفلت سے گاڑی حادثہ کا شکار ہوگئی۔ الحمدللہ مولانا محمد شریف اللہ شاہد اور ان کے بڑے بھائی محفوظ رہے لیکن ان کے بھانجے عبدالمنان اور ڈرائیور کو شدید چوٹیں آئیں۔ انہیں فوری طور پر ساہیوال کے سول ہسپتال پہنچایا گیا۔ مرکز 106 راوی روڈ سے محمد عمران مجاہد کے رابطے پر محمد حسن سلفی' مولانا امجد فاروق عدیل' مولانا حافظ عبدالجبار زاہد اور قاری محمد شبیر انجم راقم الحروف فوراً ہسپتال پہنچے۔ جماعتی وفد نے زخمیوں کی خیریت دریافت کی' خورد ونوش کا اہتمام کیا اور تقریباً دو بجے دوپہر ہسپتال سے فارغ ہونے پر واپسی کے لیے گاڑی کا انتظام کردیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حافظ شریف اللہ شاہد کے بھانجے کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹ: قاری محمد حسن سلفی' جنرل سیکرٹری AYF ضلع ساہیوال

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل مظفر گڑھ

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل مظفر گڑھ کا ایک اہم اجلاس 18/1/15 کو جامع مسجد قباء اہل حدیث مظفر گڑھ شہر میں زیر صدارت مولانا محمد اسحاق امیر تحصیل منعقد ہوا جس میں رفقاء کی مشاورت سے درج ذیل کابینہ تشکیل دی گئی: سرپرست: مولانا حافظ سلطان محمود۔ امیر: مولانا محمد اسحاق۔ سینئر نائب امیر: مولانا خلیل الرحمن۔ نائب امیر: محمد خاں دستی۔ ناظم: مولانا قاری وحید الزمان۔ سینئر نائب ناظم: امجد حیات خان۔ نائب ناظم: قاری فداء اللہ۔ ناظم مالیات: محمد اعظم خاں۔ ناظم نشر واشاعت وناظم سیاسیات: عبدالحسیب خان۔ نائب ناظم نشر واشاعت: اعجاز حسین خان۔ ناظم تعلیمات: مولانا قاری محمد الیاس۔ ناظم تبلیغ: مولانا قاری تنویر الحق۔

منجانب: ناظم نشر واشاعت تحصیل مظفر گڑھ

درس قرآن

مرکزی جمعیت اہل حدیث کوٹ رادھا کشن کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن بتاریخ 10 مئی 2015ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد قدس اہل حدیث محلہ جج والہ میں ہوا جس میں جناب ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف (راجووال) نے خطاب کیا۔ دعا ہے کہ اللہ پاک اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم' ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

تحصیل گوجرہ کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کا اجلاس 11 اپریل بروز ہفتہ زیر صدارت امیر تحصیل حافظ محمد اسلم جٹ جامع مسجد قباء اہلحدیث گوجرہ میں منعقد ہوا جس میں گوجرہ میں نکالی گئی تحفظ حرمین شریفین ریلی کی کامیابی پر احباب کو مبارکباد دی گئی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ایڈیشنل جنرل سیکرٹری رانا محمد شفیق خان پسروری کے بہنوئی کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جماعتی کام کو مزید تیز کرنے کے لیے تحصیل بھر کی مساجد کے علماء کرام' ذمہ داران وکارکنان سے فوری رابطہ کیا جائے گا۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ قائد اہل حدیث سینئر پروفیسر ساجد میر صاحب تحفظ حرمین شریفین کے لیے جب بھی کال کریں گے تو ہزاروں کارکنان تیار ہیں۔ الاحسان ایمبولینس بھی خریدنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا عبدالقادر عثمان' ملک محمد اسلم آزاد' محمد سرفراز حسن' مولانا عدنان افضل' میاں محمد افضل' مولانا محمد یحییٰ عزیز' مولانا غلام مرتضیٰ عابد' مولانا عبدالرحمن رندھاوا' میاں محمد حنیف صوفی محمد دین عاجز ودیگر نے شرکت کی۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ تھانہ تتلے عالی کا ماہانہ اجلاس 29 مارچ بروز اتوار بعد نماز ظہر جامعہ فاطمۃ الزہراء تتلے عالی میں امیر تحصیل سید مصطفیٰ جعفری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ضلعی ناظم تبلیغ حافظ فہیم الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے آپ کے حلقے کی کارکردگی سن کر ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے چاہا کہ ان علماء سے ملوں اور ہم سب اس طرح اپنے نظم کو چلائیں' بعد میں حلقے کے آٹھ پروگرام تشکیل دیئے گئے۔ بعد میں حافظ صاحب نے جامعہ فاطمۃ الزہراء کا وزٹ کیا' ان کے ہمراہ امیر حلقہ سید محمد بلال طاہر' علامہ اعجاز احمد رحمانی' سید محمد داود بھی تھے۔ حاضری کے لحاظ سے اجلاس بہت کامیاب رہا۔

منجانب: قاری محمد نعیم احمد' ناظم حلقہ تھانہ تتلے عالی' نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

ضرورت استاد

ہمیں ایک محنتی' ماہر تجوید وقراءت قاری صاحب کی ضرورت ہے جو صبح وشام بچوں کو ناظرہ قرآن اور امامت کے فرائض انجام دے سکے۔ معقول وظیفہ دیا جائے گا۔

رابطہ: قاری محمد عباس شاکر مدیر جامعہ رحمانیہ ومسجد محمدی اہل حدیث توحید نگر 0300/0323-4209448

سیرت مصطفیٰ کانفرنس

مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس بوریوالہ کے زیر اہتمام عظیم الشان 28 ویں سالانہ سیرت مصطفیٰ کانفرنس گول چوک بلدیہ بوریوالہ میں 18 اپریل بروز ہفتہ منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں حافظ عبدالباسط شیخوپوری قائد ضلع حافظ محمد ادریس ضیاء' مولانا منظور احمد' صاحبزادہ انعام الرحمن یزدانی' مولانا نواز چیمہ' سید امجد شاہ' رانا صہیب الرحمن' قاری اسماعیل عتیق' مولانا عبدالجبار سلفی سمیت دیگر علماء کرام نے خطابات فرمائے۔

منجانب: ملک عبدالحفیظ تبسم ممبر امن کمیٹی تحصیل بوریوالہ

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالحدیث الجامعہ الکمالیہ راجووال کے سالانہ امتحانات کے موقع پر

تقریب تقسیم انعامات

بیاد محمد یوسف رحمہ اللہ بانی ادارہ

زیر صدارت شیخ عبدالرحمن حفظہ اللہ سرپرست ادارہ ہذا

تلاوت قاری نعمان یونس حفظہ اللہ جامعہ ہذا

نظم طلحہ شان جامعہ ہذا

اعلان داخلہ

دورۃ النحو والصرف 2015ء
(برائے طلبہ)
آٹھ صرف 25 دنوں میں محو صرف کے بنیادی قواعد اور اجراء سیکھیے
17 جون 2015ء بروز بدھ کی شام تک داخلہ جاری رہے گا۔ دورہ کے خواہش مند طلبہ مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹریشن کروالیں۔

مدرسین
1) کہنہ مشق مدرس فضیلۃ الشیخ محمد اقبال قصوری حفظہ اللہ (فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ)
2) فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالباسط حفظہ اللہ (فاضل جامعہ ہذا و مرکز التربیہ فیصل آباد)
0301-2975691

11 جون 2015 بروز جمعرات بعد نماز مغرب تا عشاء

خصوصی خطاب

فضیلۃ الشیخ پروفیسر **عبدالرزاق ساجد** حفظہ اللہ

آف فیصل آباد

عظیم خوشخبری

دارالحدیث راجووال کے زیر اہتمام بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے ''الرحمہ اسلامک سنٹر'' کے نام سے مستقل شعبہ قائم کیا جا چکا ہے۔
جس میں چار سال کے اندر علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ بی۔اے تک معیاری عصری تعلیم دی جائے گی۔ ان شاء اللہ داخلہ محدود مدت تک جاری ہے۔

دارالحدیث الجامعہ الکمالیہ راجووال ایک نظر میں

ذیلی شاخیں

1
2
3

اساتذہ کرام و عملہ دارالحدیث راجووال

1۔ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف حفظہ اللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی)
2۔ فضیلۃ الشیخ عنایت اللہ امین حفظہ اللہ (فاضل جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ)
3۔ ڈاکٹر عبیدالرحمن محسن حفظہ اللہ (فاضل جامعہ سلفیہ، بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد)
4۔ فضیلۃ الشیخ حافظ محمد عدنان حفظہ اللہ (فاضل جامعہ ہذا و مرکز التربیہ فیصل آباد)
5۔ فضیلۃ الشیخ رفیق زاہد حفظہ اللہ (فاضل جامعہ لکھ سوار، ریاض سعودی عرب)
6۔ فضیلۃ الشیخ اقبال قصوری حفظہ اللہ (فاضل جامعہ ام القریٰ اسلامیہ مریدکے)
7۔ فضیلۃ الشیخ عبدالباسط حفظہ اللہ (فاضل مرکز التربیہ فیصل آباد)
8۔ فضیلۃ الشیخ ابوالمنجد العزام حفظہ اللہ (فاضل مرکز التربیہ فیصل آباد)
9۔ فضیلۃ الشیخ عمر فاروق ہاشمی حفظہ اللہ (فاضل جامعہ رحمانیہ لاہور)
10۔ فضیلۃ الشیخ محمد یحییٰ محمدی حفظہ اللہ (فاضل جامعہ ہذا و جامعہ رحمانیہ لاہور)
11۔ قاری عبیداللہ احسن حفظہ اللہ (فاضل جامعہ ہذا)
12۔ قاری شفیق صدیق حفظہ اللہ (فاضل جامعہ ہذا)
13۔ قاری عبداللہ راسخ حفظہ اللہ (مدرس شعبہ حفظ)
14۔ قاری نعمان یونس حفظہ اللہ (مدرس شعبہ حفظ)
15۔ قاری محمد خالد حفظہ اللہ (مدرس شعبہ حفظ/ اسسٹنٹ)
16۔ حافظ محمد عابد صاحب (انچارج کمپیوٹر لیب)
17۔ النصر صاحب (مدرس علوم عصریہ)
18۔ رمضان صاحب (مدرس علوم عصریہ)
19۔ حافظ زکریا صاحب (مدرس شعبہ حفظ)
20۔ حافظ عتیق الرحمن صاحب (مدرس شعبہ حفظ/ اسسٹنٹ)
21۔ نعیم صاحب باورچی
22۔ بشیر صاحب باورچی
23۔ یٰسین صاحب خادم

پروفیسر ڈاکٹر عبیدالرحمن محسن مہتمم دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال ضلع اوکاڑہ
Ph: 0300-6972721
044-4870005
0303-6977663

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے درج ذیل اصلاحی تبلیغی و دینی کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں

خواہش مند حضرات مبلغ چالیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر دس کتابیں مفت منگوائیں

- دم ذریعۂ علاج کتاب وسنت کی روشنی میں
- پیارے نبی ﷺ کی پیاری نماز!
- پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں
- قرآنی اور مسنون دعائیں
- نماز کے بعض اہم مسائل
- تعارفِ اہل حدیث
- فضیلت اسلام!
- طریقۂ صیام وقیام
- مسائل زکوٰۃ
- حرزِ اعظم

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل مدلل، رنگین اور خوبصورت سات اشتہارات کا مکمل سیٹ بھی مفت زیر تقسیم ہے۔ مساجد اہل حدیث کے منتظمین حضرات صرف بیس روپے کے ڈاکٹ ٹکٹ بھیج کر مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔

محمد یٰسین راہی، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نئیں گوجرانوالہ 055-4212804,4226706-0300-6430029

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فون نمبرز

محمد زیشان ربانی 0343-6007696

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

ساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماسٹر مغل)

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونین، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نئیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

گوجرانوالہ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (جنرل)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونین، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیا نئیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

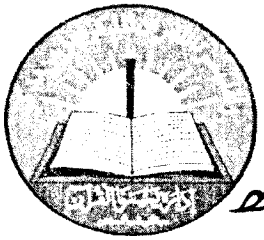

حفظ القرآن کا منفرد اور دلکش انداز

قرآن مجید حفظ و ناظرہ، باترجمہ اسکول کے ساتھ

(مار پیٹ کے بغیر)

ادارہ یسرنا القرآن

(علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کیمپس)

زکوٰۃ عطیات

کیلئے کرنٹ اکاؤنٹ نمبر

ڈاکٹر عبدالرؤف ظہیر

0321-7137 906

0300-5455 906

لنک مرادیہ روڈ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جدول إمتحانات الدور الاول لعام هـ 1436

وفاق المدارس السلفية باكستان

تاريخ	يو م	وقت	شهادة العالمية	الشهادة العالية	الثانوية الخاصة	الثانوية العامة
م 01/06/2015	الإثنين سوموار	9:00 صباحا	التفسير وأصوله	التفسير وأصوله	ترجمة القرآن الكريم	ترجمة القرآن الكريم
م 02/06/2015	الثلاثا منگلوار	9:00 صباحا	الحديث و مصطلحه	الحديث و مصطلحه	الحديث و مصطلحه	الحديث و مصطلحه
م 03/06/2015	الأربعا بدھ	9:00 صباحا	الفقه و أصوله	الفقه و أصوله	الفقه و أصوله	العقائد
م 04/06/2015	الخميس جمعرات	9:00 صباحا	العقائد	النحو	العقائد	السيرة النبوية
م 06/06/2015	السبت ھفتہ	9:00 صباحا	التشريع الإسلامى	البلاغةوالادب والانشاء (للطلبة)البلاغة(للطالبات	النحو و الصرف	النحو و الصرف
م 08/06/2015	الإثنين سوموار	9:00 صباحا	الإنشاء و الادب	الفرائض	اللغة العربية	اللغة العربية
م 09/06/2015	الثلاثا منگلوار	9:00 صباحا	الاقتصاد/الاديان/السياسة	التاريخ الإسلامى	التاريخ الإسلامى	مطالعة باكستان/سائنس/رياضى/كمبيوتر
م 10/06/2015	الأربعا بدھ	9:00 صباحا	الاقتصاد/الاديان/السياسة / تاريخ العلوم	السياسة/الاقتصاد/طرق التدريس/مطالعة باكستان	مطالعة باكستان/الاقتصاد/التربية المدنية/كمبيوتر	مطالعة باكستان/سائنس/انجليزية/رياضى/كمبيوتر
م 11/06/2015	الخميس جمعرات	9:00 صباحا	×	السياسة/الاقتصاد/طرق التدريس/الانجليزية/مطالعة باكستان	مطالعة باكستان/الاقتصاد/الانجليزية/التربية المدنية/كمبيوتر	حفظ (شفوى)

نوٹ : ہر امیدوار کو صرف ایک جوابی کاپی ملے گی ، زائد شیٹ نہیں دی جائے گی ، تمام جوابات اس انداز سے تحریر کریں کہ ایک جوابی کاپی پر پورے آ جائیں .

عصری واختیاری مضامین کا امتحان دو دن ہوگا پہلے دن تاریخ العلوم اور انگلش کے علاوہ باقی مضامین کے سوالات ہوں گے اور دوسرے دن تمام مضامین کے سوالات دیئے جائیں گے

جن امیدواران نے تاریخ العلوم یا انگلش کا امتحان دینا ہو وہ دوسرے دن تاریخ العلوم یا انگلش کا اور پہلے دن دوسرے مضموں کا امتحان دیں ، اگر صرف ایک مضمون کا امتحان دینا ہو تو دوسرے دن امتحان دیں.

ثانویہ عامہ کا حفظ کا امتحان زبانی ہوگا اگر کوئی امیدوار وقت مقررہ سے قبل امتحان دینا چاہے تو نگران اعلی سے اجازت لے کر ایسا کرسکتا ہے .

ناکام امیدواران صرف ان مضامین کا امتحان دے سکتے ہیں جن میں ناکام ہیں ، جن مضامین میں وہ کامیاب ہیں ان کا امتحان نہیں دے سکتے ہیں .

پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

مدیر إمتحانات وفاق المدارس السلفية باكستان

فون نمبر 0321-9451606

مکتب وفاق المدارس السلفية باكستان فيصل آباد

فون نمبر: 041-8780274، موبائل: 0312-9653243 - 0300-9653243

ماہنامہ محدث لاہور 28 ۱۴۳۶ھ/29 تا 4 جون 2015ء

جامعہ دارالحدیث محمدیہ

علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ

27 مئی 2015ء

عام خاص باغ دولت گیٹ ملتان

بروز بدھ بعد نماز مغرب

چوہدری عبدالخالق صاحب

جامعہ دارالحدیث محمدیہ

ان اللہ

عظیم الاسناد

و جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

صحیح بخاری شریف

تکمیل و تشریح سالانہ

مسلسل ۱۱۱

مغرب صحیح بخاری کی آخری حدیث پر درس

فضیلۃ الشیخ حافظ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

عالم اسلام کے عظیم مذہبی سکالر

فضیلۃ الشیخ محدث روپڑی حفظہ اللہ تعالیٰ

پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی

کراچی

ارشاد فرمائیں گے

پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ تعالیٰ

ناظم امتحانات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

مولانا سید سبطین شاہ نقوی صاحب

سرگودھا

مولانا قاری محمد خالد مجاہد حفظہ اللہ تعالیٰ

زینت القراء

خطیب اعظم پتوکی

جامعہ دارالحدیث محمدیہ کے اعزازات

امسال جامعۃ ام القریٰ مکۃ المکرمۃ میں 2 بچوں کا داخلہ ہوا الحمدللہ 17 طالبات اور 3 طلبہ نے حکومت پنجاب سے لیپ ٹاپ حاصل کئے

جامعۃ ھذا کی ایک طالبہ نے وفاق المدارس السلفیۃ پاکستان مرحلہ عالیۃ میں ملک بھر سے دوسری پوزیشن حاصل کی الحمدللہ

الدال علی الخیر کفاعلہ

انتظامیہ جامعہ دارالحدیث محمدیہ

عام خاص باغ دولت گیٹ ملتان

Contact No: 0321-6356354 635-6354
Zainullah@yahoo.com Makhbaria.03006356354@gmail.com makhbaria.weebly.com

A product of BMA Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON
KABEER
(ZAFRANI)

لیجئے
جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر (زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876